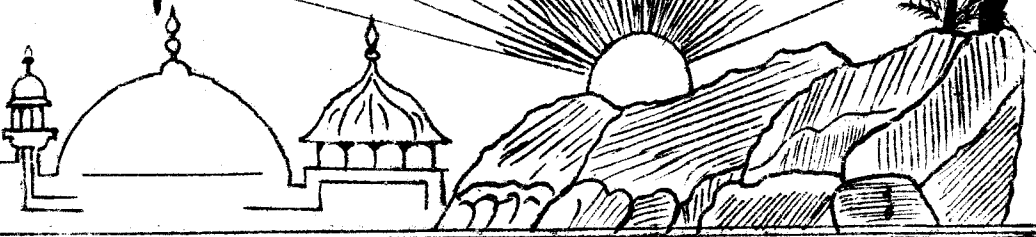
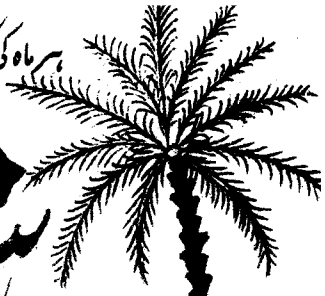
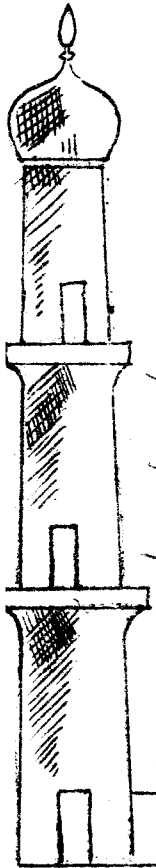


ہر ماہ کی یکم و ۱۲ کو شائع ہوتا ہے
 مجلس ترقی خیر انصار بھیرہ ادارہ عالیہ محمدیہ کا ترجمان

شمس الاسلام

مرتبہ
 ظہور احمد بگویی



نمبر ۳

بھیرہ، پنجاب، بابت صفر المظفر ۱۳۶۰ھ مطابق مارچ ۱۹۴۱ء

جلد ۱۲

شہدائی پنجاب کے مسلمانوں کی عظیم الشان تبلیغی کائناتیں
 اعنی

حرب انصار کا گیارہواں سالانہ جلسہ

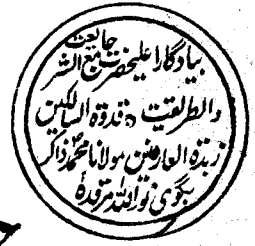
مبتداً جامع مسجد بھیرہ ۱۲، ۱۵، ۱۶ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۲، ۱۵، ۱۶ صفر ۱۳۶۰ھ بروز جمعہ و ہفتہ و اتوار نہایت بزرگ و آفتاب سے منعقد ہوگا۔ جس میں نامور علمائے کرام و مشائخ عظام کی شرکت کی توقع ہے۔ باہر سے تشریف لانے والے احباب کے لئے طعام و رہائش کا انتظام بلا معاوضہ ہوگا۔ جملہ قابل دریافت امور ناظم اطلاعات جلسہ سالانہ حرب انصار بھیرہ (پنجاب) سے بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔

ظہور احمد بگویی امیر حرب انصار بھیرہ



سالانہ چنڈہ عکس ملک برما سے عکس مالک غیر سے عکس قیمت فی پرچہ تین آنے





(منجبا)

خرب الانصار بھیرہ (نخب) (منجبا)

(اللہ کے دین کے دو گاروں کا گروہ)

اعراض و مقاصد { (۱) اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کا تحفظ، تبلیغ و اشاعت اسلام (۲) اصلاح رسوم با اتباع شریعت اسلامیہ (۳) احیاء اشاعت علوم دینیہ (۴) جریدہ شمس الاسلام کا اجراء (۵) دارالعلوم عزیزیہ جامع مسجد بھیرہ جو اپنے مختلف شعبوں، نصاب التحقیق، نصاب التعمیل، دارالمبلغین، عربک کالج، تعلیم القرآن کے ذریعے اسلام کی بہترین خدمت انجام دے رہا ہے۔ (۶) مبلغین کے ذریعہ ملک کے طول و عرض میں اسلامی زندگی پیدا کی جا رہی ہے (۷) سالانہ عظیم الشان کانفرنس (۸) امیر خلیفہ انصار کا مبلغین کے ہمراہ سالانہ تبلیغی دورہ (۹) یتیم خانہ (۱۰) کتب خانہ (۱۱) جامع مسجد بھیرہ کی مرمت و تعمیر (۱۲) مسلم نوجوانوں کی تنظیم،

جریدہ کے قواعد و ضوابط

(۱) جو صاحب خرب الانصار بھیرہ کو کم از کم پانچ سو روپے مانانہ عطا فرمائیں گے وہ سرپرست متصور ہوں گے۔ ایسے اصحاب کے نام جریدہ شمس الاسلام میں ہمیشہ شائع ہوا کریں گے۔ ایسے حضرات کی سفارش برحسب امان مساجد، غریب طلباء کے نام جریدہ کے نام معاوضہ جاری کیا جائیگا یا پھر روپیہ سے کم اور ایک روپیہ سے زیادہ جو صاحب مانانہ عطا فرمائیں گے وہ معاونین میں شمار ہوں گے اور ان کی سفارش پر پیش امانان مساجد، غریب یا مفلس طلباء کے نام رسالہ جاری کیا جائیگا۔ معاونین کے اسماء بھی شکر کیے کے ساتھ درج کئے جائیں گے۔ (۲) ارکان خرب الانصار کے نام جریدہ مفت بھیجا جاتا ہے چنیدہ کنیت کم از کم چار آنہ ماوا یا تین روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ (۳) عام سالانہ چنیدہ عام مقررے نمونہ کا پرچہ مین آنہ کے ٹکٹ موصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے۔ (۴) رسالہ باقاعدہ جانچ پڑتال کے بعد بذریعہ ڈاک بھیجا جاتا ہے اکثر رسائل راستہ میں تلف ہو جاتے ہیں۔ ان کی طرف سے ماہ اخیر تک اطلاع موصول ہونے پر دوبارہ بھیجا جاتا ہے۔ اطلاع نہ ملنے کی صورت میں دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام

مینجر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ (نخب) ہونی چاہیئے

سرخ نیل کا نشان یہاں ان حضرات کے پر پر سرخ نیل کا نشان لگایا گیا ہے جنکی میا جلد فروری و اپریل ۱۳۸۵ء تک ختم ہو چکی ہے ان حضرات کی خدمت میں رجوع ہو کر آئندہ سال کا چنیدہ بذریعہ آڈیو یا آرڈر ملدروانہ فرمائیں اگر خدا نخواستہ کسی وجہ سے آئندہ خریداری کا ارادہ نہ ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ جس پہلی فرصت میں مطلع کریں۔ خاموشی سے شمس الاسلام کو نقصان پہنچتا ہے۔ غلام حسین مینجر شمس الاسلام

ملاحظہ ذات:

۲۴ جنوری ۱۹۷۷ء کو امیر حزب الانصار نے واربرٹن ضلع شیخوپورہ کے مدرسہ عربیہ کا معائنہ کیا اور آپ وہاں کے حالات سے مطمئن و مسرور واپس آئے۔

حزب الانصار واربرٹن
کا پہلا سالانہ جلسہ

ماہ مارچ کے آخری ہفتہ میں بمقام واربرٹن اس علاقہ کی جماعت حزب الانصار کا پہلا سالانہ جلسہ بسرپتی مجلس مرکزیہ حزب الانصار منعقد ہوگا۔ جلسہ کی صحیح تاریخوں کا اعلان مارچ کے وسط میں کر دیا جائے گا۔ (انشاء اللہ)

تبلیغ الاسلام
حضرت امیر حزب الانصار نے ماہ جنوری کے آخر میں لاہور، واربرٹن (ضلع شیخوپورہ)

منڈاہر (ضلع جہلم) ونگر (ضلع جہلم) کا تبلیغی دورہ فرمایا۔ بعد ازاں آپ یکم فروری کو بھیرہ سے طویل دورہ پروانہ ہوئے۔ امرت سوا، بٹالہ، دہلی اور کان پور سے ہوتے ہوئے آپ امرتسر، فروری کو کلکتہ پہنچے۔ کرشن نگر (بنگال)، ڈھاکہ و دیگر مقامات کا دورہ کرتے ہوئے آپ یکم مارچ سے پہلے بھیرہ میں مراجعت فرما ہوں گے۔ (انشاء اللہ)

مولوی غیر شاہ صاحب بفضلہ تعالیٰ اب مکمل طور پر صحت یاب ہو چکے ہیں اور تبلیغی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ مولوی حبیب اللہ صاحب امرتسر کی کوصوبہ بنگال و صوبہ یوپی میں خاکساریت اور مرزائیت کے خلاف تبلیغی دورہ کرنے پر مامور کیا گیا ہے۔

سالانہ تبلیغی دورہ
حضرت امیر حزب الانصار اپنے رفقاء کے ہمراہ ہر سال ماہ مارچ و اپریل میں پنجاب کے شمالی اضلاع کے دیہات کا تبلیغی دورہ

سالانہ تبلیغی کانفرنس
حزب الانصار کی سالانہ عظیم الشان مرکزی تبلیغی

کانفرنس سال ۱۴-۱۵-۱۶ مارچ ۱۹۷۷ء بروز جمعہ و ہفتہ و اتوار بمقام جامع مسجد بھیرہ منعقد ہوگی۔ اس کانفرنس میں شمالی پنجاب کے ہر حصہ سے کثیر تعداد میں نمائندے شامل ہوں گے۔ روزانہ تین تبلیغی اجلاس ہوں گے جن میں علمائے کرام و قائدین ملت اپنے مواعظ حد سے حاضرین کو محفوظ فرمائیں گے۔ (انشاء اللہ المستعان)

مرکزی تبلیغی کمیٹی و مجلس مشاورت
حزب الانصار کی سالانہ کانفرنس

کے موقع پر فوج محمدی کا مرکزی تبلیغی کمیٹی بھی منعقد ہوگا۔ جس میں شمولیت کے لئے تمام جماعتوں کو تیار رہنا چاہیئے۔ نیز اس موقع پر ادارہ عالیہ محمدیہ کی طرف مجلس مشاورت کا انعقاد بھی ہوگا۔ جس میں تمام جماعتوں کے ناظر صاحبان و نمائندگان کی شمولیت ضروری ہے۔

تعلیم الاسلام
دارالعلوم عزیزیہ جامع مسجد بھیرہ کے طلبہ کا سہ ماہی امتحان ۳۰

جنوری ۱۹۷۷ء کو حضرت مولانا غلام محمود صاحب پپلا نوالی نے لیا۔ نتیجہ امتحان اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج ہے حضرت ممدوح نے امتحان کے نتیجہ کے متعلق تحریر فرمایا کہ:-

”نتیجہ کے لحاظ سے طلبہ کی تعلیمی حالت تسلی بخش ہے۔ انتظام سبق و طبق خوب ہے۔ لیکن طلبہ کو آئندہ ششماہی امتحان کے لئے خبردار کروینا چاہیئے۔ ششماہی امتحان ۳۰ ربیع الاول کو لیا جائیگا، غلام محمود بقلم خود

نتیجہ امتحان ماہی طلبہ دارالعلوم غریزیہ کھیر

مورخہ ۳۰ ۳۱ جنوری کو طلبہ کا امتحان حضرت مولانا غلام محمود صاحب پلانوی نے لیا۔ امتحان کے نتیجہ کی تفصیل غیر ضروری سمجھتے ہوئے صرف ان طلبہ کی فہرست دی جاتی ہے جو اپنی اپنی جماعت میں اول رہے اور جن کو اول رہنے پر پتہ آئیں حزب الانصار کی طرف سے انعامات تقسیم کئے گئے:-

۱۔ تقصیر مبارک	ملک خان محمد
۲۔ مشکوٰۃ شریف	عبدالقادر
۳۔ ہدایہ الغریب	محمد یسین
۴۔ دیوان تہنی	محمد حسین
۵۔ نورالانوار	محمد حسین
۶۔ حسامی	سراج الدین
۷۔ ملّا حسن	ملک خان
۸۔ نیبندی	ملک خان محمد
۹۔ مرقاۃ	محمد زبیر
۱۰۔ کنز الدقائق	محمد زبیر
۱۱۔ النبیہ	برکات احمد بگوی
۱۲۔ کافہ	محمد زبیر
۱۳۔ شرح جامی	سراج الدین
۱۴۔ شرح وقایہ	محمد عبداللہ
۱۵۔ منیۃ المصلی	شجاع الدین
۱۶۔ قطبی مع میر	دوست محمد
۱۷۔ کتاب النخو	کرم الہی
۱۸۔ زراوی	محمد اشرف
۱۹۔ ہدایہ اولین	عبدالقادر
۲۰۔ کتاب الصرف	زمان شاہ
۲۱۔ مالا بدینہ	نظام الدین
۲۲۔ گلستان	کریم الہی

فرمایا کرتے ہیں چنانچہ اس سال آپکا دورہ ۲۰ مارچ کو شروع ہوگا۔ بن بن حانات کے اصحاب اپنے ان تبلیغی جلسوں کے انعقاد کا انتظام کر سکتے ہوں وہ اپنے دھن نامے ہمارے پانچ سے پہلے دفتر عباس مرکزی حزب الانصار میں روانہ کر دیں۔

سبحر می نگمر ایک سو سے زیادہ سوچکی ہے۔ محرم جنازہ کی علامت میں مدائی نیر و افغانی اس ترکیب کو ریاست کشمیر کے طول و عرض میں پھیلائے گا عزم مصمم کر لیا ہے۔ آپ اپنے محنت و ہریدہ معاہدات میں ان کے تعلق مقالے شائع فرمادیں۔ جو سرکار عید گاد میں ہونا صاحب ہر و افغانی کے لئے پانچ ہجرت دست قرآن میں ہر افغانی کو اس براعت میں شمولیت کی ترغیب دی جائے اور آپ نے اس سلسلہ میں اسلام آباد میں ہی ایک تقریر فرمائی۔

و غلام اول ناظر ادارہ غریزیہ کھیر (سرونگر)

اعلانات منجانب ادارہ عالیہ محمدیہ

۱۔ میاں والی قناتہ جو جٹوں کی بیٹی اور لالہ پور کے ہندوؤں کی تمام جماعتوں کو یکجا کرنا ہے کہ وہ جماعت کم از کم دس رسالہ در دل ہو ایک مجلس ہر یک مجلس شمولیت کے لئے رہنے کو ہے تمام رضا کاروں کو چاہئے کہ ۱۳ مارچ کو بھیرہ میں پہنچ جائیں۔ ہر جماعت اس سلسلہ میں ادارہ عالیہ کھیر کو اپنے ارادہ سے جلد از جلد مطلع کرے۔

۲۔ ادارہ عالیہ محمدیہ کے تمام ارکان ۱۳ مارچ کو بھیرہ میں تشریف لاکر مجلس شادرت میں شامل ہوں۔ (۳) بھیرہ ان پنجاب کی تمام جماعتوں کو چاہئے کہ اپنے دل سے کم از کم دو دو نامیدے مجلس شادرت میں حصہ لینے کے لئے روانہ کریں۔ تمام نامیدوں کو چاہئے کہ ۱۳ مارچ کی صبح کو بھیرہ جامع مسجد میں پہنچ جائیں۔ (ادارہ عالیہ محمدیہ)

محمد صدیق
برکات احمد بگوی
محمد ناصر عطارد
مفتی الطائین

بصائر و حکم

تذکرہ سلطان محمود غزنوی

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ

بارگاہِ فقر میں سلطان کی حاضری

تاریخ فرشتہ جلد اول و حالات سلطان محمود غزنوی
بحوالہ تاریخ بنا کتی مرقوم ہے کہ جب سلطان محمود خراسان
کی طرف متوجہ ہوا پچا ہا کہ شیخ ابو الحسن خرقانی کی زیارت
کروں لیکن اس ارادہ کے بعد یہ بھی اس کے دل میں گذرا
کہ میں نے اپنے مکان سے ان کی زیارت کا عزم نہیں کیا
امسال میں خراسان کے مصالح کا ارادہ کر کے آیا ہوں
بطیفیل اس کام کے دوستان خدا کی زیارت کرنی شرط
ادب سے بعید ہے۔ اس سال خراسان سے معاودت کر کے
ہندوستان گیا اور وہاں سے پلٹ کر غزنین آیا اور شیخ کی
زیارت کا احرام باندھ کر خرقان گیا جب خرقان میں پہنچا۔
کسی کو شیخ کے حضور بھیج کر پیغام دیا کہ سلطان آپ کی زیارت
کو غزنین سے خرقان میں آیا ہے۔ اگر آپ خانقاہ سے اُسکے
دیکھنے کو بامگاہ میں آئیں، مراجع ذاتی سے دور نہ ہوگا۔ اور
اپنی کو یہ بھی فہمائش کی کہ اگر شیخ اس امر سے انکار کرے
تو یہ آیت کریمہ اس کے سامنے پڑھنا۔ یا ایہذا الذین
”امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم۔“ اپنی نے وہ پیغام کہ سلطان نے زبانی کہا تھا،
ادا کیا اور جب انکار کیا، یہ آیت پڑھی شیخ نے فرمایا
”مجھے اس تکلیف سے معذور رکھ اور محمود سے کہ میں
اطیعوا اللہ میں ایسا مستغرق اور ڈوبا ہوا ہوں کہ
اطیعوا اللہ سے نجات لے جاتا ہوں اور ساتھ اولی الامر

کے کہاں مشغول ہوں۔“ اپنی نے سلطان محمود سے ظاہر
کیا۔ سلطان نے یہ کلام سُننے ہی رقت کی اور اپنے سر اُٹھل
سے کہا اٹھو کہ یہ وہ مرد نہیں ہے کہ میں نے گمان کیا تھا
پھر اپنی پوشاک ایاز کو پہنائی اور دس گھنٹوں کو جامعہ
فتاویٰ پہن کر خود بجائے ایاز الیتادہ ہوا اور اہل
شیخ کی خانقاہ کی طرف متوجہ ہوا۔ جب سب خانقاہ کے
دروازے کھلے اور آئے اور شیخ کو سلام کیا شیخ نے
جواب دیا۔ لیکن تعظیم کے واسطے قیام نہ کیا۔ پھر سلطان
محمود کو بے نظر غور دیکھا اور ایاز کی طرف کچھ التفات نہ کی
محمود نے کہا اے شیخ! تو سلطان کی تعظیم و تکریم کے
واسطے نہ اٹھا۔ کیا یہ سب جال ہے؟ شیخ نے کہا نام بابا
ہے لیکن مرغ اس کا نہیں۔ ادھر آ کر تجھے آگے کیا گیا
ہے۔ سلطان محمود بیٹھا اور کہا مجھ سے کچھ بات چیت کیجئے
فرمایا نا محرموں کو باہر کر۔ سلطان نے لونڈیوں کو اشارہ
کیا۔ وہ خانقاہ سے باہر نکل گئیں سلطان نے کہا اے
بایزید بلسطای کے اقوال سے کوئی بات نہ کہے۔ شیخ نے
فرمایا بایزید نے یوں کہا ہے کہ جس شخص نے مجھے دیکھا
شقاوت سے امین ہوا۔ سلطان محمود نے کہا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بایزید سے زیادہ ہے۔ پس
ابو جہل، اور ابولہب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
دیدار فائز الانوار سے مستفیض ہوئے تھے، کس واسطے
اہل شقاوت کہیں۔ شیخ نے فرمایا۔ محمود ادب نگاہ
رکھ اور تصرف اپنی ولایت میں مصطفیٰ کو کسی نے
سوائے چار تیار اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے نہ دیکھا اور
دلیل اس پر قول خدا عز وجل ہے۔ و تراہم
ینظرون الی ملک دھم کا بیصرون۔ سلطان محمود
کو یہ بات پسند آئی اور کہا مجھے نصیحت کیجئے۔ فرمایا چار
چیز اختیار کر۔ اول پر ہیز گاری دوسری نماز، تیسری سخاوت
چوتھے شفقت خلق پر۔ پھر سلطان نے التماس دعا کی۔

عدل محمودی کا ایک نمونہ

تاریخ فرشتہ جلد اول میں مرقوم ہے کہ ایک روز ایک شخص فریاد دی آیا اور سلطان محمود نے اس سے ملتفت ہو کر احوال پوچھا۔ اس نے عرض کی کہ شکایت میری ایسی نہیں کہ سردار مجلس میں عرض کروں۔ سلطان نے اسے تخلیہ میں طلب کر کے استفسار فرمایا۔ اس نے عرض کی کہ بادشاہ کا بھانجا ایک مدت مدید سے میرے گھر میں آتا ہے اور مجھے ضرب بٹے تازیانہ سے مکان سے نکالتا ہے اور میری زوجہ کے ساتھ صبح تک رہتا ہے اور میں نے اس مدت میں تمام اعیان دولت سے استغاثہ کیا۔ لیکن کسی کو یہ حوصلہ اور یار نہیں کہ جو عرض خدمت اقدس میں پہنچائے، کس واسطے کہ سب اس کا لحاظ کرتے ہیں اور کسی کو اس قدر حق سمجھتا ہے کہ اس پر اس اور تمہی نہیں جو فقیر عاجز کی خاطر دادی کے درپے ہو۔ جب میں سب سے ندامت اور بایں ہوا، آپ کی درگاہ میں رجوع کر کے فرصت کا منظر تھا۔ آج یہ وقت میرے حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے افضل سے تجھے بادشاہ کیا۔ احوال رعایا اور زیر دستوں کا تجھ سے پوچھنے کا اگر فریاد کو پہنچا، فہو المرادہ الا صہر کرونگا۔ تو منتقم حقیقی اپنے عدل و قہر سے انتقام مجھ عاجز کا ظالموں سے لیوے گا۔ سلطان محمود یہ کلام صداقت انجام سن کر متاثر ہوا اور اس شک گہر شک آنکھوں میں بھر لایا اور رحم دلی سے فرمایا۔ اے مسکین! تو کس واسطے اس سے پیشتر میرے پاس نہ آیا۔ اس نے عرض کی کہ اے شاہ عدالت پناہ! ایک مدت سے میں ہر روز انتظار کھینچتا تھا۔ آج ہزار مشقت دربانوں اور چوہداروں کی نظر بچا کر حضور کی خدمت میں پہنچا اور نہیں تو ہم ایسے فقیروں کی کیا مجال کہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض حال اپنا کر سکیں۔ سلطان محمود نے کہا کہ اب جو تو نے اپنی سرگزشت مجھے سنائی، دوسرے کو اس رمز سے واقف نہ کرنا، یعنی یہ

فرمایا میں نماز پنجگانہ میں دعا کرتا ہوں۔ اللھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات۔ کہا یہ دعائے عام ہے۔ خاص کیجیے فرمایا ماقبت محمود ہو جو سلطان نے اشرافیوں کا بدرہ رو برد رکھا۔ شیخ نے جو کی روٹی سلطان کے رو برد رکھی اور فرمایا اسے تناول کر۔ سلطان نے اس میں سے ایک رقمہ منہ میں رکھ کر چبایا۔ اس کے حلق میں پھیننے لگا۔ شیخ نے کہا کہ یہ روٹی تیرے گٹے میں پھنستی ہے؟ کہا ہاں۔ شیخ نے فرمایا تیرا بدرہ ز بھی اسی طور ہمارے حلق میں پھنستا ہے، رکھالے۔ کس واسطے کہ میں نے اسے طلاق دی ہے۔ سلطان نے فرمایا۔ مجھے کوئی اپنی نشانی یادگار عنایت فرمائیے۔ شیخ نے اپنا پیراہن کہ مراد خرقہ سے ہے، عنایت کیا۔ سلطان جب رخصت ہوا۔ شیخ تعظیماً بیتادہ ہوا، سلطان نے کہا ماؤل آپ نے میرے آنے پر التفات نہ فرمائی اور اب تعظیم کے واسطے آپ نے کیوں تکلیف کی؟ شیخ نے فرمایا، اول تو رعونت بادشاہی اور نعمت امتحان میں آیا تھا۔ اب تو انکسایہ درویشی میں جاتا ہے۔ پھر سلطان چلا گیا جس وقت سو منٹ پر تاخت کی اور جب دار الشہیم اور پریم دیو کی جنگ میں اسے شکست کا خوف ہوا۔ سلطان مضطرب ہو کر ایک گوشہ میں گیا اور منہ خاک پر رکھ کر اس پیراہن کو ماتھ میں لے کر دگا والہی میں عرض کی۔ الہی! اس صاحب خرقہ کی آبرو کے طفیل مجھے کفار پر ظفر یاب کر اور جس قدر یہاں سے غنیمت دستیاب ہوگی، درویشوں پر تقسیم کروں گا۔ دفعہ اس طرف ایک رعد یعنی گرج اور ظلمت پیدا ہوئی کہ کفار کو اس تاریکی سے دوست دشمن کی تمیز نہ رہی۔ آپس میں خونریزی کر کے متفرق ہوئے، لشکر اسلام نے ظفر پائی اور اسی شب کو سلطان نے خواب میں دیکھا کہ شیخ فرماتے کہ اے محمود تو نے میرے خرقہ کی آبرو کچھ نہ کی۔ اگر تو دعائے اسلام تمام کفار کے واسطے کرتا اجابت ہوتی۔

کسی سے نہ کہنا کہ میں نے احوال اپنا بادشاہ کی خدمت میں عرض کیا ہے۔ اپنے مکان میں جا کر مطمئن بیٹھ اور جس وقت وہ ظالم اپنی عادت کے موافق آوے اور تجھے نکالے فوراً میرے پاس آکر مجھے خبردار کرنا۔ اس نے گزارش کی کہ اے سلطان! مجھے پھر ایسا وقت کہاں بیستر ہوگا کہ یہ ذرہ بے مقدار پھر اپنے تئیں بارگاہِ عرشِ اشتباہ میں پہنچ کر دیدارِ فائزِ الانوار سے مشرف ہو۔ سلطان نے دربانوں کو طلب کہہ کے اُس مرد کو انہیں دکھلایا اور یہ حکم قطعی دیا کہ جس وقت یہ آوے، خبردار مانع نہ ہونا۔ بلا وقت جہاں ہیں ہوں آنے دینا اور علاوہ اس کے بادشاہ نے اُس مرد سے آہستہ فرمایا کہ اگر ایسا وقت ہو کہ یہ یعنی دربان وغیرہ تجھ سے کہیں کہ بادشاہ استراحت میں ہے یا دوسرا یہاں کر کے روکیں تو فلاں مقام سے آن کر آہستہ آواز دینا کہ اپنے مقصد کو پہنچ گیا۔ غرض وہ شخص مطمئن ہو کر اپنے مکان پر گیا اور اس شب بلکہ دوسری شب وہ اس کے گھر میں نہ گیا۔ تیسری شب کو بادشاہ کا بھانجا آدھی رات کو بے ادبیت سے وہاں اس کے مکان میں آیا اور اس کو گھر سے نکال کر بفرغت اپنے کام بایں انجام میں مشغول ہوا۔ وہ شخص بسرعت تمام اُتقان و نیزاں بارگاہِ سلطانی میں آیا۔ دربانوں نے روکا اور پوچھا کہ اس وقت بادشاہ حرمِ سرا میں ہے کبھی کا وہاں گزرا نہیں اور اگر دیوان خانہ میں دو قیافہ ہوتا۔ تو تجھے کوئی مانع نہ ہوتا۔ لہذا چارہ مرد اس مقام میں کہ سلطان محمود نے اس سے کہا تھا، گیا اور آہستہ آواز دی کہ اے سلطان! کیا کرتا ہے۔ سلطان محمود نے فوراً جواب دیا کہ اے فقیرِ طہریں! یہ کہہ کر آمد ہو کر اسی شخص کے ہمراہ روانہ ہوا۔ جب اس کے مکان میں پہنچا۔ اپنے بھانجے کو اس کی زوجہ کے ساتھ ایک فرشتی پر مست بادۂ نوم پایا۔ اور شیخ کو اُن دونوں کے حالی رشت پر روتے در جلتے اور پروانہ کو سرورِ شہتے دیکھا سلطان نے شیخ کل کی اور

خبر نکال کر اس کا سرتن سے جدا کیا اور اس کے بعد فرمایا اے مرد ایک جرئہ آب اگر ممکن ہو، بیسیل استعجال لا۔ توئیں نوش کروں۔ اس نے فوراً کوزہ آب حاضر کیا۔ سلطان محمود آب نوش کر کے اٹھا اور کہا اے فقیر! جا اور بفرغت تمام استراحت کر۔ اس مرد نے ہاتھ سلطان کے دامن میں مارا۔ اور کہا کہ تجھے اُس خدا کی سونگند ہے کہ جس نے تجھے دولت و شہمت کرامت فرمائی۔ مجھے سچ بتا کہ شیخ کئے بچھانے کا کیا سبب تھا اور پھر پانی طلب کرنے اور پینے کی کیا وجہ تھی۔ اور تو نے کیا کیا۔ جو تجھ سے کہتا ہے، جا بفرغت سے خواب کر۔ سلطان نے فرمایا کہ اے مظلوم! میں نے شرط ظالم کا تجھ سے دفع کیا۔ اور اب اس کا سرتن سے جدا کر کے لے جاتا ہوں اور شیخ کو بچھانے کا یہ باعث تھا کہ اس کے دیکھنے سے صلہ رحمی نہ مانع نہ آوے اور پانی طلب کرنے کی یہ وجہ تھی کہ جس وقت تو نے حال اپنا تجھ سے کہا میں نے خدا سے عہد کیا تھا کہ جب تک اُس ظالم کا شر اس مظلوم سے دفع نہ کروں۔ اب دلعلم زبان پر نہ رکھوں۔ چنانچہ اس تین شبانہ روز میں ہر وقت منتظر تھا۔ اب جو میں نے شر اس کا تجھ سے دفع کیا۔ تشنگی کے غلبہ کے سبب سے کہ تین روز سے میں پیاسا تھا۔ جرئہ آب طلب کر کے نوش کیا۔

نادار طلبہ کی خدمت کا صلہ

تاریخ فرشتہ میں بحالہ طبقات نامری ذکر ہے کہ سلطان محمود حدیث العلماء و مرثیۃ الانبیاء کے بارہ میں متروکہ تھا اور قیامت کے ہونے اور ناصر الدین سبکتگین کے متنب ہونے میں ایک شک تھا۔ ایک خلوت میں کسی مقام سے آتا تھا اور قرائتِ شمعان طلائی میں شیخ روشن کئے جوتے آگے جاتا تھا اور ایک طالع علم سے ملتا تھا۔ پتا سبق یاد کرتا تھا۔

تاریخ و عہد		نام	ق.م علیہ السلام	ق.م علیہ السلام
<h2>سوانح انبیاء کرام علیہم السلام</h2> <p>(بحوالہ روشنی قیومیہ جلد اول)</p> <p>۲۳۲۹۹۰۰۲۰۲</p>		لہک (لہک)	۳۱۳۰	۲۳۵۳
		حضرت نوح بنی	۲۹۴۸	۱۹۹۸
<p>۲۳۲۸ ق.م میں طوفان آیا۔</p>		حضرت سام	۲۲۴۸	۱۸۴۹
		ار فکیدہ		
<p>۲۳۲۶ ق.م میں</p>		(از فحشہ)	۲۳۲۶	۱۹۰۸
		سیح (ساح)	۲۳۱۱	۱۸۷۸
<p>۲۲۸۱ ق.م میں</p>		عمر (عابر)	۲۲۸۱	۱۸۱۷
		رفیع (فاج)	۲۲۷۷	۲۰۰۸
<p>۲۲۱۷ ق.م میں</p>		اغو	۲۲۱۷	۱۹۷۸
		سروج	۲۱۸۵	۱۹۵۵
<p>۲۱۵۵ ق.م میں</p>		نور	۲۱۵۵	۱۹۹۷
		تارج (آذر)	۲۱۲۶	۱۹۲۱
<p>۱۹۹۹ ق.م میں</p>		حضرت ابراہیم نبی	۱۹۹۹	۱۸۲۱
		حضرت اسماعیل	۱۹۱۰	۱۷۷۳
<p>۱۸۹۹ ق.م میں</p>		حضرت اسحاق	۱۸۹۹	۱۷۱۹
		حضرت یعقوب		
<p>۱۸۳۹ ق.م میں</p>		اسرائیل	۱۸۳۹	۱۷۸۹
		حضرت یوسف نبی	۱۷۴۵	۱۷۳۵ ق.م
<p>۱۷۴۱ ق.م میں</p>		حضرت موسیٰ		
		کلیم اللہ	۱۷۴۱ ق.م	۱۷۵۱ ق.م
<p>۱۷۵۵ ق.م میں</p>		حضرت داؤد نبی	۱۷۵۵ ق.م	۱۷۱۵ ق.م
		حضرت سلیمان نبی	۱۷۱۵ ق.م	۱۷۴۵ ق.م
<p>۱۷۱۵ ق.م میں</p>		حضرت عیسیٰ		
		حضرت یحییٰ		

(بقیہ از صفحہ ۷)

اور تاریخی کے سبب جب محتاج مطالعہ عبارت کتاب ہوتا تھا۔ چراغ بقال کی روشنی میں جاتا تھا۔ سلطان کا دل اس طالب علم کی ناداری پر کڑھا۔ وہ شمع دان اسی کو مرحمت فرمایا اور اسی شب حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اُسے فرماتے تھے۔ یا ابن ابی ناصر الدین سبکتگین اعزک اللہ فی الدارین کہا اعزرت ودرستی۔ اس خواب سے تینوں شکلیں اس کی حل ہوئیں۔

اسماءِ انبیاء کی تعریف		اسماء	معانی
اسماء	معانی	(حضرت) آدمؑ	پانی کی چیز
		(حضرت) حواءؑ	(۱) عابدہ زاہدہ
اسماء	معانی	(حضرت) شیتؑ	(۲) خدا کی خادمہ
		(حضرت) ادریسؑ	بچا لینے والا
اسماء	معانی	(حضرت) نوحؑ	سُرخ و سفید
		(حضرت) ابراہیمؑ	(۱) خدا کا دوست
اسماء	معانی	(حضرت) اسمحیلؑ	(۲) حسین و جمیل
		(حضرت) سارہؑ	(۳) برکت دیا گیا
اسماء	معانی	حضرت ہاجرہؑ	(۴) بہت سچا
		(حضرت) اسحاقؑ	(۵) سر پہ تیل لگا ہوا
اسماء	معانی	(حضرت) یعقوبؑ	(۶) ہمار کو چھو کر اچھا کرنے والا
		اسرائیل	(۷) کثرت سے سیاحت کرنے والا
اسماء	معانی	(حضرت) یوسفؑ	(حضرت) محمدؐ
		روبن	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اسماء	معانی	شمنون	(حضرت) احمدؑ
		لامری	صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اسماء	معانی	یہوداہ	عاقب
		دان	بشیر
اسماء	معانی	نفتالی	نذیر
		جد	سراجا منیرا
اسماء	معانی	آشر	
		اشکار	
اسماء	معانی	زبلون	
		دینہ	
اسماء	معانی	(حضرت) سلیمانؑ	
		(حضرت) ہارونؑ	
اسماء	معانی	مزدوری	
		ساتھ رہنا	
اسماء	معانی	انصاف	
		صلح کار	
اسماء	معانی	خوبصورت	

شمس الاسلام کی اشاعت کرنا ہر
دیندار مسلمان کا فرضِ اولین ہے۔
(پیشہ)

شان رسالت

۱) مولانا حبیب الرحمن امرتسری مبلغ حزب الانصار (بھیرہ)
 رب الغلین نے اپنے رحمتہ تلخین صلی اللہ علیہ وسلم
 کو جو امتیازی خصائص عطا فرمائے ہیں۔ ان کا تذکرہ
 ہر مؤمن کے لئے باعث برکت و رحمت ہے۔ لہذا قرآن مجید
 کی آیات ہی سے ان خصوصی فضائل کا ذکر کیا جاتا ہے
 جو اللہ کریم نے اپنے رسول کریم علیہ السلام کو اپنی طرف
 سے عطا فرمائے۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ کئی ماہ جاری رہے گا
 تاکہ مومنین کے لئے ازاد و ایمان اور باعث اطمینان ہو۔
 وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔
 سورة الاحزاب پارہ ۲۲ کے رکوع ۳
 رؤف ورحیم میں اللہ کریم اپنے متعلق ارشاد

فرماتے ہیں :-

”وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ
 رَحِيمًا“ (ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں
 کے ساتھ مہربان ہے۔

اور دوسری جگہ اپنے حبیب کریم کی نسبت ارشاد
 ہوتا ہے سورة التوبة پارہ ۱۱ کے رکوع ۵ میں ہے :-

”لَقَدْ جَاءَكُمْ
 رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
 عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا
 عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
 عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ
 رَءُوفٌ
 رَّحِيمٌ“ (ترجمہ) تمہارے نفسوں سے ایک
 پیغمبر تشریف لایا ہے۔ اس پر
 شاق ہے یہ کہ تم ایذا میں
 پردہ۔ تمہاری بھلائی پر برص
 ہے اور ایمان والوں کیساتھ
 شفقت کرنے والا اور مہربان

سورة الفاتحہ شریف میں ہے :-

ہادی اٰھدنا الصراط
 الْمُسْتَقِیْمَ (ترجمہ) اے ہمارے خدا ہمیں
 سیدھے راستے پر چلا

فرماتا ہے :-
 ”وَإِنَّكَ لَهْدَىٰ إِلَىٰ
 صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ“

(ترجمہ) اور اے نبی تحقیق آپ
 سیدھی راہ پر ہدایت کرتے ہیں

منعم علیہ گروہ
 سورة الفاتحہ شریف میں ہے :-

(ترجمہ) ”اے ہمارے خدا،
 ہمیں سیدھے راستے پر چلا،
 راستہ اُن لوگوں کا جن پر تو نے
 انعام کیا“

سورة الاحزاب پارہ ۲۲ کے رکوع ۲ میں اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے :-

”وَإِذْ تَقُولُ
 لِلَّذِیْ اَنْعَمَ
 اللّٰهُ عَلَیْکَ وَاَلْعَمْتُ
 عَلَیْکَ اٰھْلِیْکَ
 عَلَیْکَ یٰرَ دُجَآءَ
 وَالْقَوَّیْ
 اللّٰہُ“ (ترجمہ) اور جب آپ فرماتے
 تھے اس شخص (یعنی حضرت
 زید بن حارثہ) کو کہ جس پر
 اللہ تعالیٰ نے نعمت رکھی ہے
 اور آپ نے اس پر نعمت
 رکھی ہے کہ اپنی بیوی کو تھا
 رکھو اور خدا سے ڈرو

نور کی طرف لے جانے والا
 سورة الاحزاب پارہ ۲۲ کے

رکوع ۳ میں خدا فرماتا ہے :-

”هٰذَا الَّذِیْ یُصَلِّیْ
 عَلَیْکُمْ وَمَلَآئِکَتُہُ
 لَیُخْرِجَنَّکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
 اِلَی التَّوْحِیْدِ“ (ترجمہ) ”خدا وہ جو تم پر
 بھیجتا ہے اور خدا کے فرشتے بھی
 تاکہ تم کو اندھیروں سے روشنی
 کی طرف نکالے“

سورة ابراہیم پارہ ۳ کے رکوع ۱۳ میں اللہ

تعالیٰ فرماتا ہے :-

”الَّذِیْکُمْ اَنْزَلْنٰہُ
 اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ
 (ترجمہ) کتاب (قرآن مجید) ہے
 اس کو ہم نے آپ کی طرف اتارا

مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى
النُّوْرِ بِاِذْنِ الرَّحْمٰنِ
اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ

تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے
روشنی کی طرف نکالیں ان
کے رب کے حکم کے ساتھ طرف
راہ عزت والے توفیق کے ساتھ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ

اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو
کتاب اور حکمت سکھاتا ہے

اللہ اور اس کا رسول

ترجمہ "اور اب دیکھے گا اللہ تعالیٰ
عمل تمہارے اور خدا کا رسول"
ترجمہ "اور آپ فرادے گئے کہ عمل
کرو۔ میں اللہ تعالیٰ تمہارے عمل
دیکھے گا اور اللہ کا رسول اور ایمان
والے"

اَمَّا "وَسَيَّرِى اللّٰهُ
عَمَلَكُمْ دَرَسُوْلُهُ"
(۲) وَقُلْ اَعْمَلُوا
فَسَيَّرِى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ
وَدَرَسُوْلُهُ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ

(۳) سورۃ التوبہ پارہ ۱۱ کے رکوع دوم میں ہے :-

ترجمہ "ان کے مال میں سے صدقہ
لیجئے تاکہ ظاہر میں پاک کیجئے اور
اس کے ساتھ باطن میں پاک کیجئے
اور ان کے لئے دعائے خیر کیجئے۔
تحقیق آپ کی دعائے خیر ان کے
واسطے تسکین ہے"

"خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ
صَدَقَةً لِّطَهْرَتِهِمْ
وَتُزَكِّيَهُمْ ذٰلِكَ
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ
اِنَّ صَلٰوةَكَ
مُسْكِنٌ لَّهُمْ"

پارہ دوم - رکوع اول میں ارشاد
باری ہے :-

چہرہ انور کا ذکر

ترجمہ "ہم تیرے آسمان کی طرف
مند پھرنے کو دیکھتے ہیں"

"قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ
وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ"

پارہ ۴ رکوع ۷
میں ہے :-

چشمان مبارک کا ذکر

ترجمہ "اپنی آنکھیں لوگوں کی
مناج زندگی کی طرف نہ
اٹھاؤ"

"لَا تَمْدِنْ عَيْنِيْكَ
اِلَى مَا مَتَعَا بِدَاوِلِجَا
مِنْهُ"

سورۃ النجم پارہ ۲ رکوع
اول :-

نظر مبارک کا ذکر

ترجمہ "ہمیں بھی کی نظر نہ اور نہ زیادہ بڑھائی"

"مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا ضَعُفَى"

نبی کریم کا ہاتھ

سورۃ الانفال پارہ ۱۱ کے رکوع ۱۶
میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

"فَلَمَّا تَقَاتَلُوا مُّحَدَّوْ
لَكُمْ اللّٰهُ فَتَلَٰهُمْ
وَمَا دَمَيْتَ اِذْ
رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ
رَمٰى"

ترجمہ "پس تم نے ان کو نہیں
مارا اور لیکن اللہ نے ان کو مارا
اور ہمیں پھینکا تھا آپ نے جس
وقت کہ آپ نے پھینکا تھا اور
لیکن اللہ نے پھینکا تھا"

سورۃ الفتح پارہ ۲۶ کے رکوع ۹ میں اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ہے :-
"اِنَّ الَّذِيْنَ يٰبِا يَعُوْذُكَ
اِنَّمَا يٰبِا يَعُوْذُ اللّٰهَ
يٰبِا اللّٰهُ فَوَقَىٰ اَيْدِيَهُمْ
اَلْهٰتُوْنَ بِرِ اللّٰهِ كَاٰتَمَةٍ هِيَ"

ترجمہ "تحقیق جو لوگ آپ سے بیعت
کرتے ہیں پس سوائے اس کے نہیں کہ وہ
خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ ان کے
ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے"

تزکیہ کرنے والا

سورۃ النسا پارہ ۵ کے رکوع ۴
میں ہے :-

"اَلَمْ تَوَدَّ اِلَى الَّذِيْنَ
يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ يٰلِ
اللّٰهُمَّ يُذَكِّتْ مَنْ
يَشَاءُ"

ترجمہ "کیا آپ نے ان لوگوں کی
طرف نہ دیکھا جو اپنی جانوں کو پاک
کہتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پاک کرتا
ہے جس کو چاہتا ہے"

سورۃ الحجہ پارہ ۲۸ کے رکوع ۱۱ میں خداوند تعالیٰ

نے فرمایا ہے :-
"هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي
الْاَوَّلِيْنَ رَسُوْلًا
مِّنْهُمْ مِّتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِهِمْ وَبَزَّيْنَهُمْ"

ترجمہ "اللہ تعالیٰ وہ ہے جس
نے اٹھایا ان پر رسولوں میں ایک
پیغمبر ان میں سے وہ رسول ان
پر اللہ کی کتاب کی آیتیں پڑھتا ہے"

زبان مقدس کا ذکر

اللہ تعالیٰ پارہ ۲۹ سورۃ
القیامۃ میں فرماتا ہے :-

”لَا تَخْرُجُ بِهِ لِسَانُكَ لِنُجْجَلٍ“
(ترجمہ) ”جلدی کے لئے زبان نہ بلاؤ“

آواز مبارک کا ذکر

پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات کا
رکوع اول :-

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ
فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ“
(ترجمہ) ”اے ایمان والو! اپنی
آوازیں نبی کی آواز پر بلند
نہ کرو“

پیارے رسول کی گردن مبارک کا ذکر

سورۃ بنی اسرائیل :-
”لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً
إِلَى عُنُقِكَ“
(ترجمہ) ”اپنے ہاتھ گردن کی طرف
نہ باندھو“

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

پشت مبارک کا ذکر

”وَوَضَعْنَا عَنُقَكَ وَزَمْرَكَ
الَّذِي افْتَضَى ظَهْرَكَ“
(ترجمہ) ”ہم نے تیرا وہ بوجھ جس
نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اُتار لیا“

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”هَاجَلْتُمْ تَتَلَوْا مِنْ
قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ دَلَا
تُحْطِ بِمِيقَاتِهِ“

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”ترجمہ“ ”تو نے اس سے پہلے کوئی
کتاب نہیں پڑھی اور نہ دیکھی تھی
سے تو نے اُسے لکھا“

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

”المنشور“
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)
”المنشور“ (پارہ ۳۰ سورۃ انشراح)

فضائل سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

(از مولوی حبیب اللہ صاحب تیسری متبع حزب الانصار - بھیرہ)

عہد حاضر میں بعض لاد مذہب اور بے دین اشخاص کے زہریلے پراپیگنڈہ کا نوجوانوں کی جبلت پر خطرناک اثر ہو رہا ہے۔ تفریح باب طبقہ اور جدید نظرات کے شیعہ ایموں کی روش پر تو ہمیں تعجب نہیں۔ سب سے بڑھ کر ہمیں اُن اصحاب کی روش پر حیرانی ہوتی ہے جو عالم علوم دینیہ اور واقف دوز شرعیہ ہونے کے مدعی ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص کا انکار کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی ایک ہمدان جاہل صاحب یہ کہتے سُننے گئے کہ نبی کریم کا سید الانبیاء ہونا محتاج تحقیق ہے اور ساتھ ہی شانِ جلالی سے فرماتے لکھ کر آجکل کے داعیوں نے نبی کریم کو ایسا بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے کہ لوگ مشرک ہو رہے ہیں نبی کریم ہیں اور ہم میں کسی قسم کا فرق نہیں (نعوذ باللہ) الغرض اس قسم کی نئی خلوق جن کا مبلغ علم چند دسی کتابوں تک محدود ہوتا ہے۔ جن کو اپنے علم کے وسیع کرنے کا موقع نہیں ملا اور جو سلف صالحین کو سطحوں ٹکرنے اور ہر موقع پر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کو ہی اشاعتِ توحید کا

(بقیہ از صفحہ ۱۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

”قَدْ اَوْتِيتَ سُوْلًا
يَا مَوْصِيٰءُ“

(ترجمہ) ”اے موسیٰ! جو کچھ تو نے مانگا ہے تو وہ دیا گیا ہے۔“

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ فَرْجَكَ“ (ترجمہ) ”کیا ہم نے آپ کا سینہ مباحثہ نہیں کھولا ہے؟“

ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان کی آگاہی کے لئے مولوی حبیب اللہ صاحب کا یہ مضمون خاص شمس الاسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب کی محنت قابلِ داد ہے۔ آپ نے احادیث صحیحہ و سوانح و تخریج نقل کر دی ہیں۔ تاکہ ارباب بصیرت کے لئے شعلِ راہ ثابت ہوں اور افراط و تفریط سے اجتناب پر عمل پیرا ہوں۔ (مدیر)

اول آخر (۱۵) اخراج ابن ابی حاتم

فی تفسیرہ وابونعیم فی الدلائل من طرق عن قتادۃ عن الحسن عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ واذ اخذنا من التبتین میثاقہم الا ان قال کنت اول البعث فبدأ بہ قبلہم

(ترجمہ) ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اور ابونعیم نے دلائل میں مختلف طریقوں سے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیہ واذ اخذنا میثاق التبتین کی تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں پیدائش کے لحاظ سے سب نبیوں پہلے پیدا کیا گیا تھا۔ اور دعوت و بعثت کے لحاظ سے سب آخر میں آیا۔ اس لئے میثاق کی ابتداء مجھ سے کی گئی۔

(خصائص الکبریٰ جلد اول ص ۱۷۱)

(۲۱) ”اخراج احمد والبخاری فی تاریخہ والطبرانی فی المعجم وابونعیم والبیہقی عن ميسرة الخضر قال قلت يا رسول الله متى كنت نبيا قال وادم بين الروح والجسد“

(ترجمہ) ”میسرو الخضر سے روایت ہے کہ میں نے حضور سے سوال کیا کہ آپ کس وقت سے نبی ہیں؟ تو فرمایا کہ میں اس وقت سے نبی ہوں جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے (یعنی ابھی تک قالبِ انسانی کی تکمیل نہیں ہوئی تھی)“

(خصائص الکبریٰ جلد اول ص ۱۷۱)

(فائدہ) مولانا شبیر عثمانی نے تلویح کے حاشیہ پر مولانا محمد قاسم نانوتوی سے نقل کیا ہے کہ جس طرح حکماء کے نزدیک آدم کے کو اکب سیارہ کا نور یا ثوابت کا نور بھی علی اختلاف القولین شمس کے نور سے مستفاد ہے۔ اسی طرح جملہ انبیاء کی نبوت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے مستفاد ہے۔ نبوت کے حامل اولاً اور بالذات

ابن عساکر عن عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما اقرن ادم بالخليفة
قال يا رب بحق محمد
لما غفرت لي قال و
كيف عرفت محمد
قال لانك لما خلقتني
بيدك ونفخت في من
روحك رفعت رأسي
فرايت علي قوائم العرش
مكتوب بالاله الا الله محمد
رسول الله فعلمت
انك لم تصف الي اسمك
الا احب الخلق اليك
قال صدقت ويا آدما لو لا
محمد ما خلقتك

(خصائص الكبرى جلد ۱ ص ۵۲)

نبوت کب
عطا ہوئی؟

(۵) قد
جاء ان
الله تعالى
خلق الارواح قبل الاجساد
فقد تكون الاشياء بقوله
كنت نبيا الى سر وجهه
الشريفة والى حقيقة و
الحقائق تقصر بقولنا عن
معرفتها وانما يعلمها خلقها
ومن امره بنور الهی ثم ان
تلك الحقائق يدعی الله کل

"الہی! مجھے محمد عربی کے صدق میں
بخش دیجیو" تو اللہ جل شانہ نے
فرمایا کہ اے آدم تو نے (میرے)
محمدؐ کو کس طرح پہچانا؟ تو آدم علیہ
السلام نے جواب دیا کہ الہی! جب
تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔
اور میرے جسم میں (اپنی رحمت سے)
روح پھونکی تو میں نے سمر اٹھایا
اور عرش جید کے پایوں پر لا الہ
ا الا اللہ محمد رسول اللہ
لکھا ہوا پایا۔ تو میں نے معلوم کر لیا
کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اپنی
سب مخلوق سے زیادہ محبوب کا نام
ہی اضافہ کیا ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اے آدم! تو نے سچ کہا
ہے۔ اگر میرا محمدؐ نہ ہوتا تو میں تجھے
بھی پیدا نہ کرتا۔"

(خصائص الكبرى جلد ۱ ص ۵۲)

(ترجمہ) "روایت میں آیا ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے ارواح کو اجسام سے
پہلے پیدا کیا۔ لہذا کنت نبیا سے
اشارہ ہے آپ کی روح شریفہ کی
طرف یا حقیقت کی طرف اور حقائق کو
ہماری ناقص عقلیں نہیں سمجھ سکتیں۔
ان کو یا ان کا خالق جان سکتا ہے یا
جس کو خداوند کریم نے نور بعثت
عطا فرمایا ہے۔ پھر ان حقائق میں سے
جس حقیقت کو اللہ تعالیٰ جتنا چاہتا
ہے، دیتا ہے پس نبی اکرم صلی اللہ

حقیقت منها ما يشاء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد
تكون من قبل خلق آدم انا
الله ذلك الوصف بان يكون
خلقها متهيئة لذلك
فاخذ عليه ما من ذلك الوقت
فصار نبيا وكتبا على الحجر

(خصائص الكبرى جلد ۱ ص ۵۲)

بشارت مسیح علیہ السلام

پارہ ۲۸۔ سورۃ صف کے
رکوع اول میں ہے:-

(ترجمہ) جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام
نے نبی اسرائیل سے کہا میں خدا کا رسل
ہوں تمہاری طرف آیا ہوں اور اپنے
سے پہلی کتاب توراہ کی تصدیق کرتا
ہوں۔ اور بعد میں آنے والے رسول
کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام
احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ لیکن
جب وہ موعود نبی۔ دلائل و معجزات
لے کر آیا۔ تو لوگوں نے کہا: تو ظاہر
جہاد و ہے!

(ترجمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما
کہاں حضرت صلیم نے فرمایا کہ میرا
نسب شریف آدم سے لیکر آج
تک نکاح کی صورت میں تبدیل ہوتا
چلا آیا ہے۔ اس میں زنا کو قطعاً کوئی
داخل نہیں ہوا۔ (یعنی میرے
آباؤ اجداد میں سے کوئی زانی
نہیں ہوا)

(خصائص الكبرى جلد ۱ ص ۵۲)

(۶) واذا قال عيسى بن
مريم يا بني اسرائيل
اني رسول الله اليكم
مصداقا لما بين
يدي من التوراة و
مبشرا برسول ياتي
من بعدى اسمه
احمد فلم
جاءهم بالبينة قالوا
هذا سحر مبين -

نسب مبارک

ابن سعد وابن عساکر
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
خرجت من لدن آدم
من نكاح غير سفاح

(خصائص الكبرى جلد ۱ ص ۵۲)

"واخرج العدي في مسند الطبراني في الاوسط وابو نعيم وابن عساكر عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم قال خرجت من نكاح ولدن ادم الى ولدني ابني وعبي ولد يصيبني من سفاح الجاهلية"

(خصائص الكبرى جلد ۱ ص ۳۳)

شب ویک ذکر (۹)

اخرج الخرائطي في المهور وابن عساكر عن عروة ان نقلا من قولش منهم ورواية بن نوفل ورواية بن عمر بن نفيل وعبيد الله بن جحش وعثمان بن الحويرث كانوا عند صنم لهم فجمعوا اليه فدخلوا عليه ليلة فزادوه مكبوا على دجهم فانكروا ذلك فاخذوا فودوه الى حاله فلم يلبث ان انقلب انقلابا عنيقا فزادوه الى حاله فانقلب الثالثة فقال عثمان بن الحويرث ان هذا الامور قد حدث وذلك في الليلة التي ولد فيها رسول الله

(ترجمہ) "علیؑ ابن طالب سے مروی ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں نہ زمانے۔ آدم سے لے کر اس وقت تک کہ میرے والد ماجد اور میری والدہ مکہ میں تھے جہاں اور زائد جاہلیہ کے زنا و حرام کی میرے نسب میں ایک شے بھی داخل نہیں"

(خصائص الكبرى جلد ۱ ص ۳۳)

(ترجمہ) خرائطی نے ہوا ثق میں اور ابن عساكر نے عروہ سے نقل کیا ہے کہ قریش مکہ کے چند متبر افراد بن میں و۔ قبن نوفل و زید بن عمر بن نفيل عبيد الله بن جحش اور عثمان بن حويرث کے پاس اکٹھے جمع ہوا کرتے تھے ایک رات جب اس پر داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ بہت منہ کے بل اذہا گرا ہوا ہے۔ انہوں نے اس بات کو مکروہ سمجھتے ہوئے اسے اپنی اصلی حالت پر قائم کیا لیکن وہ پھر اسی طرح زبردستی منہ کے بل گر گیا۔ انہوں نے پھر سیدھا کیا وہ پھر گر گیا۔ بعد میں عثمان بن حويرث نے کہا کہ وہ امر پیدا ہو گیا ہے (یعنی نبی آخر الزمان) اور یہ وہ رات تھی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ خفا سے صبح شہود

صلی اللہ علیہ وسلم" (خصائص الكبرى جلد ۱ ص ۳۳)

مختون پیدا ہوئے (۱۰)

اخرج الطبراني في الاوسط وابو نعيم الخطيب وابن عساكر عن طهرق عن النس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كرامتي علي بن ابي ولدت مختونا وليا يحدثنا

"اخرج ابن عدي وابن عساكر عن طريق عطاء عن ابن عباس قال ولد النبي صلى الله عليه وسلم مسورا مختونا واخرج ابن عساكر عن ابی ظہر یث ان النبي صلى الله عليه وسلم ولد مختونا واخرج ابن عساكر عن ابن عمر قال ولد النبي صلى الله عليه وسلم مسورا

وختونا. قال الحاكم في المستدرک تواترت الاحاديث انه ولد مختونا"

ولادت کے وقت روشنی (۱۱)

اخرج احمد والبيهقي والطبراني والحاكم والبيهقي والترمذي عن العرياض بن سادية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اني

پر جلوہ گر ہوئے تھے"

(ترجمہ) "حضرت انس سے روایت ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میرے رب کی عنایتوں سے جو اس نے مجھ پر کی ہیں ایک یہ بھی ہے کہ مادر زاد مختون پیدا ہوا کسی شخص نے میرا سر نہیں دیکھا"

(خصائص الكبرى جلد ۱ ص ۳۳)

(ترجمہ) "عطل نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھے ہوئے پیدا ہوئے۔ حاکم نے مستدرک میں لکھا ہے کہ اس بارے میں احادیث نبوی حدیث تواتر کو پہنچ گئی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے"

(خصائص الكبرى جلد ۱ ص ۳۳)

(ترجمہ) "عریاض بن سادیہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ ہوں اور قائم انبیین تھا جب حضرت آدمؑ اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تم کو اس قول کی تائید میں مندرجہ ذیل امم کی خبر دیتا ہوں۔ ایک میرے جد امجد ابراہیم علیہ السلام

عبد اللہ و خاتم
التبتیین وان ادم
لمجدل فی طینتہ
وساخرہ کم عن ذلك
دعوة الی ابراہیم و
بشارۃ عیسیٰ و دروایا
اھتی الی (أت کذاک
اقصاھ التبتیین
یرین وان ام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا ت حین و ضعتہ ذیل
اصداۃ لہ قصور الشا۔

کی وہ دعا جو اُس نے کعبۃ اللہ کی
تعمیر کے وقت کی تھی۔ دوم حضرت
عیسیٰؑ کی بشارت جو اُنہوں نے اپنی
اُمت کو دی تھی۔ سوم وہ خواب جو
میری والدہ ماجدہ میرے متعلق
دیکھے اور تمام نبیوں کو مائیں اسی
طرح انبیاء کی پیدائش سے قبل
بیشوات دیکھتی رہیں۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے
جب تولد شریف کا وقت آیا تو ایک
نور دیکھا جس کی روشنی میں انہوں
نے ملک شام کے محل دیکھے۔

(خصائص الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۱۱)

فرشتوں کی خدمت
(۱۲) قال
الحافظ ابو الفضل بن حجر
(فی منہج البخاری) فی سیر
الواقدی ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم تکلّم اوائل ما
ولد و ذکر ابن سبعہ فی
الخصائص ان حمداً کان
تحولک بھنک الملائکۃ
وان اول کلامہ تکلّم بہ

ترجمہ) حافظ ابو الفضل ابن حجر
نے بخاری کی شرح میں لکھا ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابتداءً ولادت میں کلام فرمایا اور ابن
سبع نے خصائص میں ذکر کیا کہ اُس
حضرت مسلم کے گہوارہ مبارک کو
فرشتے ہلایا کرتے تھے اور سب
پہلا کلام جو ان حضرت نے فرمایا،
وہ یہ تھا اے خداوند، تو سب
بڑا ہے اور میری حمد بیشمار ہے۔

ان قال اللہ اکبر کبراً و الحمد للہ کثیراً (۱۳)
ترجمہ) حضرت عباس بن عبد المطلب
سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت
صلعم سے کہا کہ حضرت مجھے آپ کے
دین پاک میں داخل کرنیوالی تمہاری
نبوت کی ایک علامت ہے۔ جو میں

گہوارہ میں چاند
(۱۳) و آخر
البیہقی و الصابونی فی
المائتین و الخطیب و
ابن عساکر فی تاریخہما

عن العباس بن عبد المطلب
قال قلت یا رسول اللہ
دعانی الی الدخول فی
دینک اھارۃ لبنتک
رأیتک فی المھد تنانی
القمر و تشیر الیہ
باصبعک فحیت اشرت
الیہ مال قال انی
کنث احد ثلث و عھدنی
ویلھنی عن البکاء و
اسمع وجیۃ حین
یسجد تحت العرش۔
قال البیہقی تفرد بہ
احمد بن ابی ابراہیم الجبلی
وھو مجهول و قال
الصوابونی ہذا حدیث
غریب لا ستاد و المقتن

با دلوں کا سایہ (۱۴) آخر

ابن سعد و ابی نعیم
و ابن عساکر و ابن بطریق
من طریق عطاء بن ابی
ریاح عن ابن عباس
قال کان حلیۃ لا توعہ
یلھب مکا نا بجیدا
فغفلت عنہ فخرج معہ
اختہ الشیماء فی الظھرۃ
الی البھم فخرجت حلیۃ

نے دیکھی، وہ یہ ہے کہ میں نے آپ کو
گہوارہ شریف میں دیکھا کہ آپ
چاند سے باتیں کر رہے تھے اور چاند
کی طرف انگلی سے اشارہ بھی فرماتے
تھے لیکن جب آپ اسکی طرف اشارہ
فرماتے تو وہ آپکی طرف جھک جاتا
آنحضرت نے فرمایا کہ میں اس سے
باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے۔ اور چاند
مجھے رونے سے پہلانا تھا۔ اور اس
وقت میں اس کی آواز سناتا تھا۔
جبکہ وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا تھا
بیہقی کہتے ہیں کہ یہ حدیث مجهول ہے
کیونکہ اس کا راوی ابن ابراہیم کملا
رہ گیا ہے۔ اور صابونی کہتے ہیں کہ
استاد کی حیثیت سے تو غریب ہے،
لیکن اس کا متن معجزات کے
باب میں حسن ہے۔

فی المعجزات حسن (۱۵) خصائص الکبریٰ جلد ۱ ص ۱۱۱

ترجمہ) عطاء ابن ریاح حضرت
ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں
کہ حضرت حلیمہ السعدیہ رضی اللہ عنہا
(رضاعی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اکھڑوں
سے دوڑ نہیں جانے دیا کہ فریق ایک
دن اتفاقاً وہ غافل ہو گئیں اور آپ
اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھ دوپہر
کے وقت ریڑھ کی طرف چلے گئے۔
اور حلیمہ سعدیہ بھی پیچھے تلاش میں
چل پڑیں حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی
بہن کے ساتھ ہالیا تو انی حلیمہ کہنے

تطلبہ حتی تجده مح
اختہ فقالت
فی هذا الحجة فقالت
اختہ یا امہ ما
وجعت اخي حثرا
سرايت غما مة
تظل عليه اذا
وقف وقفت اذا
سار سارت حتى
انتهى الى هذا
الموضع قالت
الحقا يا بنیة
قالت ای
والله

(خصائص الکبریٰ جلد ۱۵)

نظر مبارک (۱۵)
"اخرج
الشيخان عن ابی هريرة
ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال اهل
تربون قبلتي حسنا
فوالله ما يخفى علي
ما كوعكم ولا سجدكم
اني لاراكم من وراء
ظهري"

(خصائص الکبریٰ جلد ۱۵)

"اخرج مسلم عن انس
ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ايتنا

لگیں۔ ایسی شدت کی گری
میں آپ کہاں کھل آئے شیاء
نے کہا۔ امی جان! میرے پیارے
بھائی نے تو گری نہیں دیکھی
میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا
ہے کہ آنحضرت پر بادل سایہ
کئے ہوئے۔ اگر آپ کہیں پھیر
جاتے تو بادل بھی پھیر جاتا، اگر
آپ چل پڑتے تو بادل بھی چل
پڑتا۔ حتیٰ کہ یہاں پہنچ گئے۔
امی! لیمہ نے متعجب ہو کر دریافت
کیا کہ بیٹی کیا یہ واقعہ سچ ہے؟
یاد دل لگی کر رہی ہو تو شیاء
نے جواب دیا۔ نہیں امی جان

خدا کی قسم ایسا ہی ہوا ہے!
ترجمہ) "ابن ہریرہ رضی اللہ
عنه سے روایت ہے کہ آنحضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تم میرے
قبلہ کو دیکھ رہے ہو یعنی میرے
درمیان ہونے کی وجہ سے
تہیں میرا قبلہ نظر نہیں آتا،
اور اللہ کی قسم کہ مجھ پر تمہارا
رکوع اور سجدہ کوئی چیز پوشیدہ
نہیں۔ میں تمہیں پیچھے پیچھے
سے بھی دیکھتا ہوں"

ترجمہ) "حضرت انس رضی اللہ
روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو!

الناس انی امامکم
فلا تسبقونی بالسجود
ولا بالسجود فانی
اراکم من امامی
ومن خلفی"
(خصائص الکبریٰ جلد ۱۵)
"اخرج البيهقي عن
ابن عباس قال كان
رسول الله صلى الله
عليه وسلم يرى لليل
في الظلمة كما يرى
بالنهار في الضوء"

عاب بن مبارک (۱۶)
"اخرج

احمد وابن ماجه و
البيهقي والوليعيم
دائل بن حجر قال
اقي اللبي صلى الله عليه
وسلم بد لو من ماء
فشراب من الدلو
ثم هب في البيراو

قال ثم جم في البيراو ففاح منها مثل رائحة المسك"

"اخرج ابو نعيم عن
انس ان النبي صلى
الله عليه وسلم
بترق في بئر في
داره فلم يكن بالمد
بيراو منها"

میں تمہارے آگے ہوتا ہوں تم
مجھ سے پہلے رکوع اور سجدے میں
نہ چلے جاؤ اور یہ نہ سمجھو کہ مجھے
اس بات کا علم نہیں ہوتا، بلکہ
میں تمہیں اپنے آگے اور پیچھے طرح
دیکھتا ہوں!"

(ترجمہ) "حضرت ابن عباس رضی اللہ
روایت ہے کہ اس حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم رات کے اندھیرے میں
اس طرح دیکھتے تھے جس طرح
دن کی روشنی میں دیکھتے تھے"

(خصائص الکبریٰ جلد ۱۵)
(ترجمہ) "دائل بن حجر سے روایت
ہے کہ اس حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس ایک ڈول پانی کا
لایا گیا اور آپ نے اس ڈول سے
پانی پی کر باقی پانی کو کوئٹھ میں
ڈال دیا دیاروی کا شک ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پی کر کوئٹھ میں
تھوک دیا، تو کوئٹھ سے کستوری
کی خوشبو آنے لگی"

قال ثم جم في البيراو ففاح منها مثل رائحة المسك"

(ترجمہ) "حضرت انس رضی اللہ
ہے کہ آنحضرت نے ایک دفعہ میری
جوبلی کے کنوئیں میں تھوک کا
تھا۔ زان بعد مدینہ طیبہ میں
کوئی کنواں میرے کنوئیں سے
میٹھے پانی والا نہ تھا"

(باقی صفحہ ۲۰)

مرقاہ فیض

یارِ غار

(۴۱)

(از مولوی حبیب اللہ صاحب مبلغ حزب لائسار بھیرہ)

حضرت ابو بکر صدیق کا قول مبارک

"داخرج ابن ابی حاتم عن عمرو بن الحارث عن ابيه ان ابا بكر الصديق رضي الله عنه قال ليكم بقره سورة توبه يرضه كما ايك من ابي بكر الصديق رضي الله عنه قال ليكم بقره سورة التوبة قال رجل اما قال اقرأ فلما

(ترجمہ) تحقیق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کون سورۃ توبہ پڑھے گا۔ ایک مرد نے عرض کیا، میں آپ کے لئے فرمایا، پڑھ! پس جب وہ مرد اس آیت پر پہنچا جبکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بلغ (اذ يقول لصاحبه لا تحزن) بكي وقال والله انا صاحبك" (درمنثور جلد ۳ صفحہ ۲۴۳- تفسیر ابن جریر جلد ۱ ص ۱۷۹)

اپنے ساتھی یعنی رفیق کو فرماتے تھے مت غم کھا، حضرت ابو بکر صدیق روئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم، آپ کا صاحب (رفیق) میں ہوں۔

حضرت عمر فاروق کا قول مبارک

"واخرج ابن ابی حاتم عن سالون بن عبید مرثی اللہ عنہ وكان من اهل الصفة قال اخذ عمر بن الخطاب رضي الله عنه من صاحبه اذ هما في الغار من هما لا تحزن ان الله معنا" (تفسیر درمنثور جلد دوم ص ۲۳۳)

حضرت حسان شاعر کا کلام مبارک

تفسیر درمنثور کی جلد تیسری کے ص ۲۷ پر ہے :-

"داخرج ابن عدی وابن عساکر عن طهر بن الزهري عن انس رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لحسان رضي الله عنه هل قلت في ابني شيئا قال نعم قال قل وانا اسمع فقال له وثاني اثنين في الغار المنيف وقد طاف العدوبه اذ صاعدا الجبل" (وكان حب رسول الله قد علموا من البوية لم يجد له رجلا)

فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذ ثم قال صدقت يا حسان هو كما قلت

حضرت مولانا علی رضی اللہ عنہ کا قول مبارک

صحیح بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۱۸ - فتح الباری پارہ ۴

(بقیہ از صفحہ ۱۹)

"اخرج البيهقي وابن ابي عمير عن ربيعة مولا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عاشوراء كان يدعو برضعائه ورضعائه ابنته فاطمة فيقول في افواهمم ويقول للامهات لا ترضعنهم الى الليل فكان ربقه يجزيهم" (رضائے اکبر جلد ۱ ص ۱۷۹)

(ترجمہ) ربيعة حضور کی لڑکی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم عاشوراء کے روز اپنے شیرخوار بچوں اور مائے فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے بچوں کو بلاتے تھے اور ان کے منہ میں تھوک ڈالتے تھے اور انکی مائوں کو فرما دیتے تھے کہ رات تک ان کو دودھ مت پلاؤ۔ اتنے وقت تک آنحضرت صلعم کا لعاب دہن مبارک ہی ان بچوں کو کافی ہوتا تھا۔

نوٹ ۱۱۔ وہ پانچ غلام۔ تھے حضرت بلالؓ حضرت
اور حضرت شقران رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اور
دو عورتیں یہ یقیں۔ حضرت ام المومنین خدیجہ الکبریٰ
اور حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہما۔

نوٹ ۲۔ کتاب فتح الباری پارہ ۱۲ کے صفحہ ۳۶۰

پر ہے۔

”و فی ہذا المحدث
ان ابابکرؓ اول من
اسلم من الاحرار
مطلقاً“
(ترجمہ) ”ا دس حدیث میں ہے
کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق سب کے
مردوں میں سے پہلے مسلمان
ہوئے ہیں“

حضرت ابن عباسؓ کا قول

”مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ وَفَضْلُهُمْ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّمِيمِيُّ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ لِلْفَقْرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الْآيَةُ وَقَالَ اللَّهُ
تَعَالَى لَا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ الْآيَةُ
قَالَتْ عَائِشَةُ وَابْنُ سَجِيدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ
وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْغَارِ۔ (فتح الباری پارہ ۱۲ صفحہ ۳۵۴۔ صحیح
بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۱۵۔ عمدۃ القاری جلد
صفحہ ۵۸۷۔ ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۶۶ و ۶۷۔

فیض الباری جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۱)

شرح فقہ اکبر تصنیف حضرت ملا علی قاریؒ مطبوعہ
۱۲۷۷ھ مطبع احمدی شاہدہ کے صفحہ ۵۶ پر ہے۔
”فقد اجمعوا على من انكر حجة ابى بكر
الصدیق في كفه بخلاف انكار حجة غيره لو
ردوا النص في حقه حيث قال الله لا تنصروا
فقد نصرا الله اذا خوجه الذين كفروا“

صفحہ ۳۶۶۔ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۶۰۲۔ ارشاد الساری
جلد ۶ صفحہ ۷۶۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ۴۔ صفحہ ۳۶۷۔
مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۷۷۔ اشعۃ اللمعات جلد ۲ صفحہ ۷۷۔
مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۷۷۔ فیض الباری حصہ ۲ صفحہ ۱۵۹

پر ہے۔

”عن محمد بن الحنفیۃ
قَالَ قُلْتُ لَأَبِي أُمِّ
النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ
قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ
قَالَ ثُمَّ رَدَّ خَشِيتُ أَنْ
يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ
ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا
إِلَّا رَجُلٌ مِمَّنْ
الْمُسْلِمِينَ۔
آپ نے ارشاد فرمایا، تمہیں میں مگر ایک بہر مسلمانوں میں سے“

حضرت عمارؓ صحابی کا قول

صحیح بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵۱۶۔ عمدۃ القاری
جلد ۷ صفحہ ۵۹۴۔ فتح الباری پارہ ۱۲ صفحہ ۳۶۰۔ فیض
الباری پارہ ۱۲ صفحہ ۱۵۰۔ اور ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۷۷

پر ہے۔

”عن حماد قال سمعت
عَمَّارًا يَقُولُ كَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ
إِلَّا خَمْسَةٌ أَعْبَدُوا
أَمْرَ ثَمَانٍ وَأَبُو بَكْرٍ
(ترجمہ) ”حضرت عمار بن یاسر
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں
نے حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ حالانکہ
آپ کے ساتھ پانچ غلام اور دو
عورتیں اور حضرت ابوبکر صدیق تھے“

ثانی، اثنین اذہما فی الغار اذ یقول لصاحبه
لا تحزن ان الله معنا خاتفق المفسرون
على ان المراد بصاحبه هو ابو بكر الصديق
وفيه ايماء الى انه انفرادا اكمل من اصحابه
حيث يحمل الاطلاق على باجه -

کتاب فتح الباری (مطبوعہ ۱۳۰۸ھ مطبع انصاری
دہلی) پارہ ۲ صفحہ ۳۵۹ کتاب فیض الباری حصہ ۱
صفحہ ۱۲۸ پر ہے :-

”ونقل البيهقي (ترجمہ) ”حضرت محمدؐ اور
فی الاعتقاد بستہ ام بیہقی نے حضرت ام
الی ابی ثور عن الشافعی شافعی سے نقل کیا ہے ۔
انہ قال اجمع کہ انہوں نے فرمایا کہ اصحاب
الصحابہ واتباعہم نے اور تابعین نے اجماع
على فضيلة ابی بکرؓ کیا ہے اوپر فضیلت ابو بکرؓ
شد عمرہ کے پھر حضرت عمرؓ کے پھر
شد عثمانؓ حضرت عثمانؓ کے پھر
شد علیؓ حضرت علیؓ کے“

غار میں حضرت نبی کریم علیہ السلام کی دعا

”واخرج ابن مردويه عن انس بن مالك
رہنی اللہ عنہ قال لما كانت ليلة الغار قال
ابوبكر الصديق رهنی اللہ عنہ یا رسول اللہ
وعن فلا دخل قبلک فان كانت حية اوشئ
كانت فی قبلک قال ادخل فدخل ابوبكر رهنی
اللہ عنہ فجعل یبید یہ فكلما سرأحی
حجرا قال بثوبه فشقه ثم القمه الحجر
حتى فعل ذلك بثوبه اجمع وبقى حجر
فوضع علیہ عقبہ وقال ادخل فلما اصبح قالہ
النبي صلی اللہ علیہ وسلم فاين ثوبك فاخبرہ

بالذي منع فرفع النبي صلی اللہ علیہ وسلم
يديہ وقال اللهم اجعل ابايكون معي في
درجتي يوم القيامة فادعى الله اليه ان الله
قد استجاب لك“ (تفسیر درمنثور جلد سوم صفحہ ۳۷۳)

حضرت ابو بکر صدیقؓ کا عجیب ثواب

”واخرج ابن ابی شبيبہ واصل والبخاری عن
انس رهنی اللہ قال اقبل النبي صلی اللہ علیہ
وسلم الى المدينة وهو يردد ابا بکر
رهنی اللہ عنہ وهو شيخ يعرف والنبي
صلى الله عليه وسلم لا يعرف فكانوا
يقولون يا ابا بکر من هذا الغلام
بين يديك فيقول هاديي بن السبيل
قال فلما دنونا من المدينة نزلنا
الحجرة وبث الى الانصار فجاؤا قال
فتشهدا قه يوم دخل المدينة فاسرأيت
يوم ما كان احسن منه وها سرأيت كان
أقبح دلا اضلهم من يوم مات فيه النبي
صلى الله عليه وسلم“

(تفسیر درمنثور جلد تیسری صفحہ ۲۲۵)

(باقی آئندہ)

خاکسار تحریک مذہب

مولف مولانا محمد منظور صاحب
اس لاجواب کتاب میں مذہبی

وسیاست کی روشنی میں

سیاسی دونوں حیثیت سے
خاکسار تحریک کے تمام گوشوں کو اس خوبی کے ساتھ بے نقاب

کیا گیا ہے کہ زبان سے بے اختیار صدائے مرجع نکلتی ہے ۔
قیمت علاوہ معمول دس آنے ۔ پتہ :- پیرزادہ ابوالفضیل
محمد بہار الحق قاسمی گیلوالی دروازہ ۱۰ امرت سر

فضائلِ معاویہ رضی اللہ عنہ معاذین کے اعتراضات کا جواب علامہ ابن حجر ہتیمی کے قلم سے

(۸)

(ترجمہ مولانا حکیم پر عبدالحق صاحب نزیل امرتسر)
اور حضرت عمرؓ جیسے شخص سے معاویہؓ کے لئے یہ
الفاظ بہت بڑی صفت ہیں اور ان کے رہنے کی بلندی اور
منقبت کا ملکہ اور عظمت کا ہر پرشہادت ہیں۔

ومنها حضرت معاویہؓ کے مناقب میں سے حضرت
علیؓ کرم اللہ وجہہ کا ارشاد بہاؤ ہے کہ
میرے مقتول اور معاویہؓ کے مقتول جنت میں داخل
ہوں گے۔ اس کو طبرانی نے ثقب راویوں کی سند سے نقل
کیا ہے۔ اگرچہ بعض راویوں میں اختلاف بھی ہے پس یہ
ارشاد حضرت علیؓ کا کسی تاویل کا محتاج نہیں ہے
کہ حضرت معاویہؓ مجتہد ہیں۔ اور ان کے اندر اجتہاد کے
وہ شرائط موجود ہیں جو دوسرے کی تقلید کو حرام کرتے ہیں
کیونکہ یہ قاعدہ متفقہ ہے کہ ایک مجتہد کو دوسرے کی تقلید
جائز نہیں۔ خواہ اس کی موافقت میں ہو یا مخالفت میں
کیونکہ دونوں اپنے اقوال کو دلیل سے حاصل کریں گے
چنانچہ اگر دونوں کے اقوال متفق ہو جائیں تو اس کو
موافقت کہتے ہیں، تقلید نہیں کہتے۔ اسی واسطے ہمارے
صحاب (یعنی شافعیہ) نے بعض ان عبارات کی تاویل
کی ہے جن سے متوہم ہوتا ہے کہ حضرت شافعیؒ نے
مسئلہ "شرط البراءۃ فی العیب" میں حضرت عثمانؓ کا قول
لیا ہے یا کہ فرائض میں اکثر اقوال زید یہ فیصلہ کیا ہے

بائیں طور کہ مراد ان اقوال سے یہ ہے کہ حضرت امام شافعیؒ
کا اجتہاد ان حضرات کے موافق ہے۔ نہ یہ کہ انہوں نے
ان کے مجتہدات کی تقلید کی۔ کیونکہ مجتہد اگرچہ دزمانہ
کے اعتبار سے متاخر بھی ہو۔ اس کو کسی دوسرے مجتہد
کی تقلید نہیں چاہیے۔ اگرچہ وہ مجتہد سابق صحابہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین سے ہی کیوں نہ ہوں۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تصریحاً ثابت ہے
جس میں تاویل کی گنجائش نہیں کہ معاویہؓ کو ان کے
اجتہاد کی وجہ سے اگرچہ اس میں خطا ہو گئی ہو اور اسی
طرح ان کے اتباع اور غلطیوں اور ان مجتہد فیہ مسائل
میں ان کی موافقت کرنے والوں کو ثواب ملے گا جیسا
کہ عام مجتہدین کا حال ہوتا ہے۔ بموجب نص حدیث
"من اجتہد اخطأ و غلغلہ اجزأ" یعنی جس شخص
نے اجتہاد سے رائے قائم کر کے کوئی کام کیا اور اس
میں غلطی کھائی۔ تو اس کو ثواب ملیگا۔

کیونکہ بہت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت
معاویہؓ کے موافق تھے۔ اور وہ اسی کو حق سمجھتے ہوئے
تھے جتنی کہ حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ کرتے ہیں بھی
وہ ان کو حق پر سمجھتے تھے اور حضرت معاویہؓ کا جنگ
کرنا حضرت علیؓ کے ساتھ کسی حسد کی بنا پر۔ یا ان
میں کسی طعن کی وجہ سے نہ تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے
اپنے ارادے سے بچا رکھا تھا۔ اور یہ سب کچھ صرف
اسی وجہ سے تھا کہ حضرت معاویہؓ کے پاس کوئی دلیل
حق جو ان کے اعتقاد کو اس طرف مجبور کرتی تھی کیونکہ
مجتہد دلیل کا قیدی ہوتا ہے۔ جو اس کے اعتقاد میں (موثر)
ہوتی ہے۔ پس اس کے واسطے اس دلیل کی مخالفت کسی
وجہ سے بھی جائز نہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس کو اس پر
ثواب ملتا ہے اور بلکہ اس کے ہمراہیوں کو بھی۔ اگرچہ حق
حضرت علیؓ رضوان اللہ علیہ کے۔ لیکن کے ہمراہ تھا۔ اور اس پر خوب

غور کر دے کہ حضرت علیؑ نے اپنے آپ کو حق پر ہونے کا پورا یقین ہوتے ہوئے اور حضرت معاویہؓ کو باطل پر سمجھتے ہوئے فیصلہ فرمادیا کہ حضرت معاویہؓ اور ان کے پیرو سب کو ثواب ملے گا۔ وہ کہ وہ سب جنت میں ہوں گے پس جو کچھ میں نے پہلے ذکر کیا۔ اس کی تصحیح ہو گئی۔ کہ حضرت علیؑ نے اس سے صریحاً ثابت ہے جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں کہ معاویہؓ اور ان کے اتباع کو ثواب ملیگا اور انہوں نے جو کچھ حضرت علیؑ سے جو جنگ وغیرہ کیا۔ وہ کوئی گناہ نہیں اور حضرت علیؑ نے جو ان کے ساتھ جنگ کی وہ صرف اس وجہ سے تھی کہ امام کو واجب ہے کہ باغیوں سے جنگ کرے اور یہ لوگ (یعنی معاویہؓ و اتباع) باغی تھے اور باغی ہونے کے واسطے گنہگار ہونا لازم نہیں بلکہ باغی کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کے پاس کوئی ایسی دلیل ہو جو غیر قطعی البطلان ہو (یعنی اس دلیل کا باطل ہونا قطعی طور پر نہ ہو کسی حد تک اس میں گنجائش ہو) اسی واسطے ہمارے ائمہ نے فرمایا ہے کہ بناوٹ کوئی بُرا نام نہیں جیانیچہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے باغیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے احکام اس معاملہ سے استنباط کئے جو کہ حضرت علیؑ نے معاویہؓ سے جنگ وغیرہ کیا۔

پھر حضرت علیؑ سے جو منقول ہے۔ وہ صحیح اور صاف ہے کہ ارشاد اللہ تعالیٰ کا۔ **وَان طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُنْظَرِينَ** دونوں کو یعنی حضرت علیؑ اور حضرت معاویہؓ اور ان دونوں کے اتباع کو شامل ہے۔

تنبیہ جب تم حضرت علیؑ کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ بحث وغیرہ کرو جو کہ قواعد اصولیہ اور قواعد حدیثیہ سے واقف ہوں اور حق کا دعوے رکھتے ہوں تو ان کے سامنے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کا کلام یا بقیہ اہل بیتؑ کا ارشاد ذکر کرو جو ابھی آئیں گے کیونکہ یہ ان میں نسبت دوسرے دلائل کے جو گزر گئے یا آئندہ آئیں گے زیادہ مؤثر ہیں۔

وہنہا من جملہ مناقب معاویہؓ رضی اللہ عنہ کے حضرت ابن عباسؓ

کی تعریف ہے۔ جو انہوں نے حضرت معاویہؓ کے حق میں کیے۔ اور وہ اہل بیت میں سے اور جملہ ان لوگوں میں سے جو حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کے تابع اور تھے سب میں سے زیادہ جلیل القدر ہیں۔ چنانچہ بخاری شریف میں عکرمہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ابن عباسؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ معاویہؓ نے تو ایک ہی رکعت پڑھا ہے۔ اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا وہ ایک فقیہ شخص ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ "انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحبت فرمائی ہے" (یعنی وہ کیسے غلطی کر سکتے ہیں جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہ کر انہوں نے یہ مسئلہ دیکھا ہو گا یا سمجھا ہو گا۔ تبھی تو اس پر عمل کیا) اور یہ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ کا ارشاد معاویہؓ کے بہت بڑے مناقب میں سے ہے۔ اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ فقہ مطلقاً بہت بڑے مناقب میں سے ہے۔ اسی واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباسؓ کے واسطے دعا فرمائی تھی۔ اے اللہ اس کو دین میں تفقہ (سمجھ) عطا فرما۔ اور تاویل کا علم عطا کیجئے۔ نیز حدیث صحیح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں۔ اس کو دین کا فقیہ بنا دیتے ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اسی (فقیہ کے) لقب یا اس جلیل القدر وصف کا صدور معاویہؓ رضی اللہ عنہ کے واسطے بہت بڑے مناقب میں سے ہے۔ کیوں نہ ہو! جبرائیلؑ ترجمان القرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی کی زبان مبارک ایسے شخص سے صادر ہو کر جو حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ ان کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد بھی قائم رہے اور یہ مصنون (یا لقب فقیہ) اُن سے بخاری شریف میں صحیح روایت سے مروی ہے۔ جو کہ قرآن کے بعد صحت میں دوسرے درجہ پر ہے اور جب ان کمالات کے ساتھ کہ راوی ایسے معتبر اور مروی عنہ ایسا شخص (ابن عباسؓ جیسا) ثابت

ہو گیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ فقہیہ میں قدامت بھر میں سے اہل اصول اور اہل فروع کا اس امر پر اجماع ہے کہ صحابہ اور سلف صالحین اور ان کے تابعین اور تبع تابعین کے عرف میں فقہیہ اس شخص کو کہتے ہیں جو مجتہد مطلق ہو اور کہ اس پر واجب ہو کہ وہ اپنے ہی مسائل مستنبطہ پر عمل کرے۔ دوسرے شخص کی تقلید کسی ایک مسئلے میں بھی اس کے لئے جائز نہیں۔ پس (جب تم نے یہ سمجھ لیا تو) اس وقت اس کا نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ حق اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا مگر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ان سے جنگ کرنے کا عذر (معتول) واضح ہو گیا چنانچہ نیچے بھی یہ مضمون گذرا۔ آگے بھی آئے گا۔ یہ تو تھا صرف حضرت ابن عباس کے اس قول کے متعلق کہ معاویہ رضی اللہ عنہ فقہیہ میں۔ اور غرض یہ ہی گذرا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لوگوں کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے لگ جانے کی رغبت دلائی ہے۔ اور اس سے ہر جہت ثابت ہوتا ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مجتہد ہیں بلکہ وہ بہت بڑے پایہ کے مجتہدین میں سے ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت پہلے گذر چکی ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے (عمر ای) مقتول جنت میں ہیں۔ اور یہ قول ان کا ایسا صریح ہے جس میں تاویل کی گنجائش نہیں کہ جو کچھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا وہ ان کا اجتہاد تھا۔ (ورنہ ان کے مقتولوں کے جنتی ہونے کا کیا معنی) پس جب ثبات ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اہل فقہ اور اہل اجتہاد میں سے ہیں۔ تو ہر طعن کرنے والے کا طعن کا فور ہو گیا۔ اور جملہ نقائص جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں، باطل ہو گئے۔ اب رہا وہ حصہ جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس قول سے متعلق ہے۔ کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چکے ہیں۔ یہ دراصل اس کی طرف سے اپنے شاگرد عکرمہ رضی اللہ عنہ کو زجر ہے کہ جنہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک رکعت وتر پڑھنے پر اعتراض کیا تھا جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت

مبارک سے فیض اٹھایا ہے پس ان کے لئے بوجہ ان کی اس شان کے اور اس کمال کے وہ امور جائز ہیں جو کہ علماء فقہاء و حکماء کے لئے ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو زیادہ جاننے والے ہیں (بالخصوص) ان امور میں کہ مقررین ان پر ان کے متعلق اعتراض کرتے ہیں اور جب تم ان دو صفوں (فقہیہ ہونے اور صحابی ہونے) پر جو صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں ثابت ہو چکی ہیں۔ اچھی طرح سے غور کرو۔ تو تم کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر کسی کو انکار کرنے کی گنجائش نہیں۔ بالخصوص ان مسائل میں کہ ان میں انہوں نے اجتہاد کیا۔ پھر ایک جانب ان کو ظاہر ہوئی کہ یہ حق ہے۔ کیونکہ وہ (اس مسئلے میں مجتہد ہیں اور مجتہد پر جو رائے اس کے اجتہاد کے بعد واضح ہو گئی۔ اس پر کوئی شخص اعتراض کا حق نہیں رکھتا۔ ہاں وہ مسئلہ مجتہد فیہ) اجماع یا نص صلی سے متعارف نہ ہو جیسا کہ علم اصول میں معروف ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اجماع کا خلاف نہیں کیا۔ کیونکہ اجماع ان کے بغیر ثابت ہی نہیں ہو سکتا نیز یہ کہ اُمت میں سے مجتہدین صحابہ وغیرہم کی ایک جماعت نے ان کی رائے سے اتفاق کیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کسی جلی کا بھی خلاف نہیں کیا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ اتنی جماعت کثیران کے پیچھے نہ لگ جاتی۔ (باقی آئندہ)

خاکساری قسمتمیں خاکساری اہل سنت کے غلام یہ پہلا رسالہ ہے جس نے ہندوستان کے علماء کرام کو یہاں لکھا جسکو پڑھ کر ہزاروں مسلمانوں کا ایمان مشرقی ملکوں و مغرب سے محفوظ ہو گیا اور جسکو پڑھ کر خاکساروں کی تعداد کثیر نے خاکساریت سے توبہ کی۔ اس رسالہ کی مقبولیت عامہ کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ سارے تین سو چالیس کے عرصہ میں چار سو نو ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر آٹھ سو تین ہزار تک بک گیا۔ پانچویں ایڈیشن کے ۲۵ صفحات ہیں۔ قیمت فی نسخہ تین آنے محصول اک ایک آنہ فی سیکڑہ ص ۱۰ علاوہ محصول اک۔ پیڑ۔ ۱۰ ہیرا زادہ اور انصاری محمد بہار الحق قاضی گیلانی

بنگش اور کلب علی کی چوبیسویں ملاقات

خان زادہ غلام احمد خاں صاحب بنگش کے قتل سے،
بنگش | مرجا، خوش آمدید۔ اگرچہ ایک سال کے بعد آپ کی
ملاقات کا موقع ملا۔ مگر مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ کے
ساتھ کلب علی بھی تشریف لائے ہیں۔

کلب علی | انصیب اعداء میں منگو کے بعض شدید بھائیوں
سے یہ خبر موصول ہوئی تھی کہ آپ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۵ء کے چاندی
شام سے ذوالفقار کی ایک ضرب سے مرض لقوہ و فالج میں
 مبتلا ہو کر صاحب فراش ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ کے
چہرے کا رخ بدل گیا تھا۔ اسی حالت میں ہمیں آپ کے ملنے
سے سو افسوس کے کیا حاصل ہو سکتا تھا۔ الحمد للہ العظیم کہ
آپ کو اچھی حالت میں پایا۔

بنگش | میں آپ صاحبان کی ہمدردی کے الفاظ کا ممنون ہوں
لیکن ایسا نہ ہو کہ یہ ہمدردی آپ کے مفروضہ امیر المومنین کی
طرح محض زبانی ہو۔

کلب علی | یہ کیونکر؟

بنگش | تاریخ و اقدی اور پنج البلاغہ میں مرقوم ہے کہ جنگِ دم
میں خلیفہ ثانی فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہ نفس نفیس
جنگ میں شامل ہونے کا ارادہ کیا۔ تو مولانا علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا۔ کہ آپ چکی کے درمیان کیل کی طرح ہیں۔ آپ اپنی جگہ
پر قائم رہیں اور لڑائی کو اپنے حسن تدبیر سے جاری رکھیں
اور بندوبست میں مشغول رہیں۔ دیکھو کلب علی۔ کیسا فیضان
جملہ ہے جس کے ایک ایک حرف سے صداقت ٹپکتی ہے۔

برخلاف اس کے "محاسن المومنین" میں قاضی نواز اللہ شہسری
لفظاً اترے۔ کہ مولانا علی رضی اللہ عنہ بعد خلافتِ اول
جب نماز باجماعت پڑھتے رہے تو وہ اپنے دل میں ستون
مسجد کو اپنا پیش نماز تصور کر کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے

ہو کر نماز باجماعت پڑھتے رہے۔ ایسی حالت میں آپ
لگا سکتے ہیں کہ آپ کے امام اول نے آپ کے قول کے
مطابق خالص عبادتِ الہی میں بھی خلوص سے کام نہ لیا بظاہر
نماز، باطن اغراض کیلئے ایسی نماز قابل قبول ہو سکتی ہے۔ پیش
ناچیز آپ کے ہمدرد اور الفاظ نصیب اعداء کو کس طرح صداقت
پر مبنی سمجھ سکتا ہوں۔ ہاں ہم سنی سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو ان
الزامات سے پاک سمجھتے ہیں۔ آپ کا ہر فعل و قول اخلاص
پر مبنی تھا۔

کلب علی | افسوس، آپ کا کسی طرح پر بھی ہمارے صدق اور
ایمان پر بھروسہ نہیں۔

بنگش | آپ نے ابتدا میں ضرب ذوالفقار کا ذکر چھڑ کر مجھے
ششدر بنایا تھا۔ میں اس بحث میں زیادہ الجھنا نہیں
چاہتا صرف اس قدر عرض کرنا کافی ہے کہ ذوالفقار تیرہ سو
برس سے آپ کے عقیدہ کے مطابق کُندہ اور بیکار ہو چکی ہے
اور ذوالفقار کے استعمال کے بجائے آپ کے ائمہ نے تقیہ
پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کا گزاریں۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اب
قریباً ایک سال سے آپ کے گروہ پر شکوہ نے نہایت دیدہ
دلیری سے احباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً احباب
ثلاثہ سلام اللہ علیہم پر برسرِ بازار عام طور پر تبرائش و تہلیل
ہم نہیں سمجھتے کہ آپ کون سے مذہب پر ہیں۔ لہذا تو آپ احباب
رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین کے راستہ پر چلتے ہیں اور
نہ اپنے امیر المومنین کے قدم پر۔ اول الذکر کا راستہ تو معلوم ہے
کہ وہ بوجہ ہدایت ربانی و تعلیم قرآنی کے جملہ احباب
کو تمام اُمتِ مرحومہ میں سب سے افضل جاننے ہیں بلکہ سابقہ
اُمتوں سے بھی بہترین یقین کرتے ہیں۔ رہے ثانی الذکر
حیدر گمار رضی اللہ عنہ سو وہ باوجود اپنی قوت حیدری و جوہر
غضنفری کے تازلیست احباب ثلاثہ کے رفیق اور شاگرد ہیں
جس پر کتاب پنج البلاغہ گواہ اور شاہ عادل ہے۔ یہ ارد گرد
کہ آپ کے علماء دین نے ان کو بدنام کر رکھا ہے کہ وہ معاذ

تقیہ پر عامل رہے۔ انکی زبان حق ترجمان سے اگر کوئی کلمہ خیر اصحاب رسول کے متعلق کسی مقام پر موجود ہو، تو آپ کے ہادیان دین اس کو مسخ کر کے ان کے فرمان میں تحریف کر دیتے ہیں۔ گویا آپ صبا جان نے صریح طور پر ان کے کلام کو غیر معتبر قرار دیا ہے۔

اسد اللہ موعود اپنے مابعد ائمہ رض کے خلفاء ثلاثہ کی تعریف کرتے رہے۔ مگر آپ ان کے شیعہ کہلاتے ہوئے درج کے بجائے تبرائی تحریک جاری کر رہے ہیں، بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ تبرائس بنا پر ہے؟

کلب علی | خلافت کو چھین کر خلفاء ثلاثہ اس پر خود قابض ہو کر خلیفہ بن بیٹھے۔ اور ۲۴ سال تک اسد اللہ اور ان کے خاندان پر مظالم کرتے رہے۔ سلطنت ہاشمیہ کو چھین لینا بجائے خود ایک ظلم عظیم تھا۔ اس پر صبر نہ کر کے باغ فدک کو بھی جو علیا حضرت زہر اخاقون سلام اللہ علیہما کا حق تھا، چھین لیا۔ بلکہ خلیفہ ثانی خاتون جنت کی دختر نیک اختر کو بھی بزور چھین کر اپنے جلال نکاح میں لائے۔ جن کا نام نامی ام کلثوم ہے۔ (ملاحظہ ہو مجالس المؤمنین ص ۶) وغیرہ صفحات کتاب مذکور اور تاریخ الانساب سادات شیرازی، کیا اس سے بڑھ کر زبردستی ہو سکتی ہے؟ کہ شیر خدا کی موجودگی اور حاضری میں ان کے خاندان کی عزت پر حملہ کیا جا پھر ایسے لوگوں سے اگر تبرائی اور بیزاری نہ کریں تو کیا کریں؟

بنگش | استغفر اللہ! شیر خدا کی موجودگی میں یہ ناشدنی و ناگفتنی حرکات اگر صحیح مان لی جائیں۔ جن کو قاضی نور اللہ شوسری نے نقل کیا ہے تو بخدا کہیم و عظیم اس سے شیر خدا یعنی اللہ علیہ کی غیرت و ہمت پر سخت حرف آتا ہے کجا وہ قوت و سطوت کے انتہا جو ممکن نہیں کہ مخلوق کی عقل میں آ سکے۔ جیسا کہ علامہ اقبال جلی جات القلوب جلد دوم میں رقمطراز ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اگر تمام مخلوق اور کائنات عالم بلکہ ذرہ ذرہ تک ایک طرف ہوں اور علی مرتضیٰ دوسری طرف ہوں۔ تو وہ ضرور ان پر غالب آ جائے گا۔ اور کجایہ کہ ایسی فوق العادت قوتِ قاہرہ رکھنے والے علی رض کے مقابلے میں عرفا و روح رز جیسے "مکر و شہنشاہ ایسی ناگفتنی

حرکات کر سکیں؟ علاوہ بریں آپ کے بیان سے معلوم ہوا کہ نبوی رنجیگی اور بیزاری دنیاوی لین دین پر ہے۔ میں اس کے مقابلہ میں آپ کو ایک ایسا واقعہ سناتا ہوں۔ جس کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کتاب کافی پسند کردہ امام مہدی جس کی نسبت فرمایا گیا ہے کہ "ہذا اکاوف لشیعتنا" ایسی صحیح کتاب مستطاب کے ص ۶۶ میں صاف صاف الفاظ میں مرقوم ہے کہ امیر المؤمنین نے اصحاب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے اصلی قرآن کو اپنے ہاتھ سے تنہائی میں جمع کیا ہوا ہے۔ اور وہی اصلی قرآن ہے اور آپ لوگوں نے جو قرآن جمع کر کے پیش کیا ہے ہم کو اس کی کوئی حاجت نہیں۔ چنانچہ صاحب موصوف کے الفاظ کتاب مرقوم کے صفحات ۱۲۰ و ۱۲۱ حسب ذیل ملاحظہ فرمائیے کہ:-

"لا حاجة لنا فيه والله ما ترونا بعد يومك هذا ابداً" یعنی "مجھ کو تمہارے اس قرآن کی کوئی حاجت نہیں میں نے جو قرآن جمع کیا ہے۔ اس کو آج کے بعد تم لوگ ہرگز نہ دیکھ سکو گے"

آخر میں فرمایا: امیر ارادہ تو تھا کہ میں اس کو لا کر آپ لوگوں کے پیش کر دوں۔ تاکہ تم لوگ اس کی تلاوت کر کے ہدایت حاصل کر سکو۔ مگر اب میری نیت بدل گئی ہے۔ خدا کی قسم آج دن کے بعد تم اس کو ہرگز نہ دیکھ سکو گے۔ اور دیکھ کلب علی! تمہارے مذہب میں یہی اصلی قرآن ہے جس کو ابوالائمہ نے وراثت میں اپنے بعد کے گیارہ اماموں کے لئے چھوڑ کر انکو اپنی تمام کردہ سنت پر چلنے کی ہدایت کی۔ کہ ہر ایک امام اپنے بعد کے امام کو دست بردست و دیگر نہایت تاکید سے اس کو یہ پٹی پڑھایا کرے کہ دیکھو کوئی امامت کا گدھی نشین اپنے بھائی یا کسی قریبی رشتہ دار کو اس نور خدا کا ٹھنڈ نہ دکھائے۔ حالانکہ ہدایت کے لئے امت محمدی اولیٰین و آخرین اس کے سخت محتاج تھے اور ہوں گے۔ کیا ہم نگہ نگار امتیوں کے لئے تورات اور انجیل جی مسخ شدہ کتابوں کی طرف رجوع کرنا جائز ہے؟ کیا اس

سے بھی بڑھ کر کوئی ظلم عظیم ہو سکتا ہے؟ کہ ہدایت نامہ الہی سے آج تک اُمت محمدی محروم رہ کر اندھیری اور گمراہی میں بھٹک رہی ہے۔ تو یہ پناہ بھٹا۔ اب ہیں آپ کو مکرر قسم دیتا ہوں چنگڈا ہوں کہ آپ لکھنؤ کے شورش پسند مجتہدین کو یہ مسئلہ پیش کر کے ان سے سوال کریں کہ ایسی حالت میں ان عقائد سے تبراً لازم ہے یا اصحاب ثلاثہ رضہ سے جنہوں نے مغرب سے مشرق تک شمالاً جنوباً دنیا کے کونہ کونہ میں قرآن اور ان کے احکام کو پہنچایا۔

کلب علی کیا آپ کا ان روایات اور باتوں پر اعتقاد ہے جو کہ آپ نے امین شنگھن اور ان کے مابعد اماموں کی طرف منسوب کر کے بیان کر دیئے۔ جو صریح طور پر اسلام گمش اور کفر پروردہ ہیں۔ **بگش** ہمارا ایمان نہ آپ کی مذہبی روایات پر ہے نہ آپ کے ان عقائد پر۔ میں نے تو صرف اس غرض سے اس کو بیان کیا ہے تاکہ سنی اور شیعہ ناظرین اس امر کا اندازہ لگا سکیں کہ اُمت مرحومہ محمدی میں تفرقہ ڈالنے والے اور گمراہی کی طرف پھینچنے والے کون ہیں۔ اسلام اور قرآن کی تبلیغ کرنے والے یا قرآن کے چھپانے والے۔

کلب علی ہم نے تو سمجھ رکھا تھا کہ آپ سے ہم کو علی رضہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے نجات بخش دی ہے۔ لیکن معاملہ یہاں برعکس نظر آیا۔ اگر آپ اس سے پہلے ہمارے لئے مار کی حیثیت میں تھے۔ تو اب بے بنیاد وہاں گئے۔

بگش اگر دیانت اور سچائی سے آپ کام لیکر جاری بیان کردہ تقریر پر برداشتی ڈالتے تو ہم ممنون ہوتے۔ میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ علی سے ہماری مراد آپ کا پیش کردہ علی ہے ورنہ ہم سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تمام اُمت محمدی سے اشتیاء و طغناء ثلاثہ رضہ بہتر اور افضل ترین خیال کرتے ہیں جیسا کہ خطبہ جمعہ میں خطیبان اہل سنت میروں پر آنحضرت کا ذکر خیر بیان فرماتے رہتے ہیں۔ اگرچہ بعض لوگ غلو سے کام لیکر سادہ لوح اہل سنت کو غلط فہمی میں مبتلا کئے ہوئے ہیں

اس قسم کا ایک فقرہ بطور نظیر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے (مظاہر العجائب والغرائب غالب علی کل غالب) دیکھئے! اس خطبہ کے مرتب کرنے والے نے ضمناً آپ کے مذہب کی تائید کرتے ہوئے بے شمار ناخاندہ مسلمانوں کے علاوہ خطیبوں اور جاہل مدعیان علم کو غلطی میں ڈالا۔ بقول تمہارے پیشوایان دین اور باقر مجلسی مصنف "حلیۃ المتقین" علی رضہ اپنے اعداء پر غلبہ حاصل نہ کر سکے۔ (ملاحظہ ہو کتاب مذکور ص ۳۱۶) جس کا خلاصہ ترجمہ حسب ذیل ہے کہ آپ کے امیر المؤمنین نے اپنی شیعہ فوج کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہماری مخالف فوج شامی نے انبار کا گاؤں جو کوفہ کے متصل ہے غارت کر کے تہ و بالا کر دیا اور ہم ہو کہ "زمین جنبہ جنبہ گل محمد" جب گرمی کے موسم میں جنگ کے لئے نکلنے کی ترغیب دیتا ہوں تو تم لوگ شدت گرمی کو پیش کر کے اس کو سردی پر ملتی کرتے رہتے ہو اور جب سردی میں تم کو جنگ و جدال پر ابھارتا ہوں تو تم سردی کا بہانہ ڈھال بنا کر جو ہوں کی طرح غار میں گھستے ہو۔ میرے زخمی دل کو تمہاری اس بُزدلی نے پیپ سے بھر دیا ہے۔ کاش میں تم میں نہ ہوتا۔ یا تم لوگ ملیا میٹ ہو کر ہم کو اپنے وجود سے نجات دیتے۔ مہربان کلب علی، اُس فوج میں سے اکثر نے دبی زبان سے کہہ دیا تھا۔ لیکن باقر خود غرض نے عمداً اس کو چھوڑ دیا ہے۔

کلب علی وہ کیا کہ گئے تھے، ذرا ہم پر مہربانی کر کے واضح کر دیجئے۔ مشکور ہو گا۔

بگش کتاب زیر زوت میں مرقوم ہے (افسوس کہ مجھے صفحہ بھول گیا ہے) کہ ہشام ذر زادہ اور باقر مجلسی کے پیر و مرشدوں نے جو اس وقت افواج حیدری میں بلباس تامل و اداری اور جاں سپاری کے موجود تھے۔ جگہ جگہ سے بہ آواز بلند شیعہ علی پکار کر عرض کیا کہ حضور پُر نور امیرچن داس صاحب ذوالفقار سمانی اسد اللہ اورید اللہ اور غالب علی کل غالب کی حیثیت میں ایک حملہ سے مخالف نابکاروں کو

مذہب انبیاء

مسیح قادیانی اور بہشت کی انسانی کی انوکھی کہانی

دبقلم پنڈت آتماند صاحب بانی ست دھرم)
چند صدیاں پہلے پادری لوگ عیسائیوں کو یوں ٹوٹا کرتے
تھے کہ جو شخص حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کے نام پر پانچ لاکھ
یا حبیب حیثیت روپیہ پادریوں کے پاس جمع کرائے گا۔ اُسے
مرنے کے بعد اُس سے دو چند روپیہ بہشت میں مکان، باغیچہ
پار و دستوں کی دعوت وغیرہ کے لئے مل جائے گا۔ چنانچہ
عقل کے اندھے اور گناہ کے پورے عیسائیوں کے روپیہ جمع
کرا چکنے کے بعد پادری صاحب ایک سرٹیفکیٹ عطا فرمایا کرتے
تھے۔ تاکہ مرنے والے کے تابوت میں ساتھ رکھ دیا جائے اور
یوں بعض کم عقل مگر دہمتند عیسائیوں کا روپیہ ہتھیایا جاتا تھا
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بیسویں صدی عیسوی میں لوگ ایسے
چالاک پادریوں کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو چکے ہیں اور
اس زمانہ میں ایسے چالاک لوگوں کی دال گھنی نامکن ہے۔
لیکن مندرجہ ذیل واقعہ پڑھکر ناظرین کو یقین آجائے گا۔

(بقیہ از صفحہ ۲۸)

صفحہ رہستی سے شاکر، کم کو نجات دلا سکتے ہیں اور اس
قدیم کردی اور بے بسی کا اظہار کر کے ہم کو بظن کر رہے ہیں۔
کلب علی | آئیے کلب عباس! ہم لکھنؤ پہنچ کر اپنے بھتیجن
کے سامنے یہ واقعات پیش کر کے دادخواہی اور راہنمائی کے
لئے ان سے التجا کریں۔ اچھا بنگش! اب ہم رخصت ہوتے
ہیں۔ اگر زندگی اور عافیت نصیب ہوئی، تو کسی وقت پھر
ملاقات کر کے اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیں گے۔
بنگش | اچھا اب رخصت اور آپ کا دوبارہ تشریف لا ناخذ کرے
کر آپ کے لئے دیات کا موجب بن جائے۔

کہ ابھی تک۔ بوقفوں کی تعداد میں کمی واقع نہیں ہوئی
جو ایسی دلغریب چالوں کا شکار بن رہے ہیں۔ میرے پڑوس
میں ایک رسوائے جہان قصیدہ قادیان ہے۔ وہاں مرزا
غلام احمد صاحب کا ظہور ہوا۔ اور آپ نے چالاک پادریوں
کی طرح یہ کہنا شروع کر دیا کہ مجھے خداوند تعالیٰ نے کشف
میں ایک ایسے قطعہ زمین کا نشان دیا ہے۔ اور ساتھ ہی
فرمایا ہے کہ جو شخص اس زمین مقدسہ میں دفن ہوگا۔ وہ سید
بہشت کو پارسل کیا جائے گا۔ چنانچہ سادہ لوح مرزائیوں
سے روپیہ وصول کرنے کی غرض سے آپ نے ایک
قطعہ زمین کو بہشتی مقبرہ کا نام دیا اور داخلہ کی شرط متوفی
کے مال کا دیسواں حصہ قرار دیا۔ دنیا میں کم عقلوں کی کمی
نہیں اور پھر جماعت احمدیہ میں جن کے کم فہم ہونے کا
نقشہ خود حضرت مسیح موعود (مرزا جی) نے ازالہ اوہام باہزم
صفحہ ۷ پر دے رکھا ہے۔ بس مرزا صاحب اپنے سادہ لوح
مریدوں کی سادگی سے مالا مال ہو گئے۔ ہم سمجھے تھے کہ مرزا
صاحب نے یہ بات پچھلی صدی میں جاری کی تھی۔ لیکن
ہماری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب ہم نے اخبار الفضل قادیان
کے گذشتہ کسی پرچہ میں یہ سرخی دیکھی یا اسی مطلب کی کہ
"کون بشر بہشت میں داخل ہونا چاہتا ہے" اور نیچے لکھا
تھا کہ ہر فرد بشر بہشت کا طلبگار ہے۔ اور حصول بہشت کے
لئے اپنا تمام مال بلکہ جان عزیز تک قربان کرنے کے لئے
بے قرار ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیٹھے مسیح موعود مرزا
صاحب آنجہانی کو بہشتی مقبرہ کی زمین دکھلا کر وعدہ فرمایا
ہے کہ جو بھی شخص اس مقبرہ میں دفن ہوگا۔ وہ بلا حساب
و کتاب بہشت میں داخل کیا جائے گا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ
لوگ اپنی جائیداد کا مشروط نصیب وصیت نہ کر کے بہشت میں
جانے میں توقف کر رہے ہیں اور لوگوں کو اس کا بغیر
میں زندگی کی پہلی فرصت میں ایمان اور مال ٹوٹا کر دنیا و
آخرت خراب کر لینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ناظرین! اس

خاکسارِ تیا

مسئلہ حیاتِ انبیاء اور مشرقی

(از مولانا عبد القدیم صاحب مدرس اشاعت العلوم - بریلی)
تواتر اور دیگر کتابوں کے دیکھنے سے یہ بات بخوبی ظاہر ہوتی ہے کہ اسلام پر کوئی بھی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ
محدود، بے دینوں، بدعتیوں، مشرکوں اور نام نہاد مسلمانوں
کے برپا کئے ہوئے فتنوں سے مسلمان ماموں اور مصلحتیں پیٹنے
ہوں اور شریکوں نے اپنی شرارت اور شیطانوں نے اپنی
شیطنیت کو اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں پوری طاقت

۴۰ مرزا صاحب کو مسیح موعود
مان لینے کا وعدہ و اقرار کرتا ہوں میں نے یہی ہمتہ چند روز
پیشتر لاہوری جماعت احمدیہ کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم
کو پیش کر کے اسکا حل چاہا لیکن آپ نے اقرار کیا کہ مرزا صاحب
کا یہ تخیل آپ کی عقل کے پرواز سے بلند تر ہے جس کے صاف
سنی یہ ہیں کہ مرزا صاحب کی یہ تھیوری یا تو جھوٹی ہے یا مولوی
محمد علی صاحب اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ پھر جب میں نے
یہ سوال کیا کہ آپ قرآن شریف کے مترجم ہیں لہذا بتلائیں
کہ قرآن شریف کا دنیا کی قدامت نوعی کے متعلق کیا عقیدہ
ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف نے اس مسئلہ پر
کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ گو یا آپ نے اقرار کیا کہ قرآن
پاک اس ضروری بلکہ نہایت ضروری مسئلہ پر خاموش ہے۔
یہ ہے مرزائے قادیان اور ان کی اہمت کی
ترجہانی! پس اسے پیارے ناظرین! قادیان کے "عکس
نہند نام زنگی کا فور" بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے لالچ
میں اپنا دین و مال مت لٹاؤ!

بیسویں صدی کے مدعی نبوت اور اس کے بیٹے یعنی خلیفہ
ثانی کا موازنہ اگر پچھلی صدیوں کے چالاک پادریوں سے

مرزائیوں میں سے اکثر اپنا متاع مال و دین اس خود ساختہ
مسیح موعود اور اس کے فرزند خلیفہ ثانی کے ہاتھوں لٹوا کر
دنیا اور عاقبت برباد کر چکے ہیں۔ اور باقیوں کی عاقبت
برباد کرنے کی ترغیب اپنی اجناروں میں کر رہے ہیں مگر
لطفت کی بات یہ ہے کہ یارانِ غار نے ابھی تک اپنے
تئیں اس بہشتی نیس سے مستثنیٰ رکھا ہوا ہے۔ وہ
ضروری ٹیکس ادا کئے بغیر ہی داخل جنت کئے جائیں گے

لیکن یاد رکھیے!

میں بھی ناظرین کو گواہ کر دیتا ہوں کہ حق منصفی سمجھتا ہوں کہ
قادیانی کی بتلائی ہوئی بہشت دراصل دوزخ ہے کیونکہ
قادیانی مسیح خدا کے خالق کا منکر تھا اور آریہ سماج کا پیرو
اگر نبوت درکار ہو تو اس کی مشہور تصنیف "اسلام اور اس
ملک کے دوسرے مذاہب پر ایکچر" المعروف ایکچر لاہور
کی مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو کہ۔

"ہم درزا صاحب و مرزائیاں ماننے اور ایمان

لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے"

چونکہ قدیم یعنی ازلی سے ہمیشہ ہمیشہ غیر مخلوق بلا خالق ہوا
کرتی ہے۔ اس لئے دنیا کو خواہ شخص سے قدیم ہائیں یا
نوع کے اعتبار سے۔ بہر دو صورت دنیا کا سلسلہ غیر مخلوق
بلا خالق ماننا پڑے گا اور یہی بات مرزا صاحب کے کفر کو
اشکارا کر رہی ہے۔ اس لئے مرزا صاحب کے پیروؤں کا
بہشت کے نزدیک سے لے جائے جانا بھی قطعی ناممکن ہے
اگر اس عقیدہ کی موجودگی میں کوئی احمدی دوست مرزا صاحب
کو خدا کے خالق کا ماننے والا ثابت کر دکھائے۔ تو میں

”اسلام کو مجھ سے بحث نہ تھی۔ اس کو اس جسم
اطھر سے غرض نہ تھی، جو مٹی میں مل کر مٹی ہو
والا تھا“

مجھے اس وقت صرف بظاہر کٹہرہ جملہ کی جانب ناظرین کی توجہ
مبذول کرانی ہے۔ مٹی میں مل کر مٹی ہو جانا بعد اقطار حیات
ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی دائمی حیات پر متعدد
آیات اور متعدد احادیث دال ہیں۔ خصوصاً سید الانبیاء حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن کے طفیل خداوند عالم
کی خدائی ظہور میں آئی۔ اور آپ کی نبوت بھی تاقیامت
باقی ہے، حیاتِ نبویہ۔

ان متعدد آیات و احادیث کے لئے تو طویل زمانہ اور
بہت بڑے دفتر کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں اُن میں سے
صرف ایک دُعا آیات و احادیث کو پیش کر رہا ہوں اور
مؤمن کے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے ایک آیت بھی
کافی ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا واقعہ
جس شخص نے بھی ۔۔۔ پڑھا ہو۔ اس کو معلوم ہو گا کہ
”نا جدار مدینہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام کی ملاقات اور پھر ان سے
گفتگو کرنا اور خاص کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قبر میں نماز
اداکرنا اور تمام انبیاء علیہم السلام کا مقتدی ہو کر رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنا یہ روایات تو
حیاتِ انبیاء علیہم السلام پر ایسے دال ہیں کہ جو شخص رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے والا ہو، اس کے لئے
تو انکار کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

علاوہ ازیں خداوند عالم فرماتے ہیں:

”ذُكِرُوا أَكْثَرُ مِمَّا ذُكِرُوا“ (ترجمہ) ”اگر یہ لوگ جب اپنے
”أَنْفُسَهُمْ بِجَاهٍ“ اور بظلم کر کے تمہارے پاس
فَاسْتَعْفَرُوا اللہ سے

کے ساتھ صرف نہ کیا ہو۔ اور کفر و اسلام یا غفلت اور نور کی
یہ جنگ کبھی ملتوی ہوئی ہو۔ اگرچہ مسلمانوں کی ایک جماعت
کثیر ہمیشہ مرید کھاتی اور طاعون طاقوت کے بہکاتے
سے بیکتی اور راہِ راست سے بھٹکتی رہی۔ لیکن مسلمانوں
کی ایک جماعت ایسی بھی رہی کہ ہمیشہ قرآن و حدیث یعنی
کتاب و سنت کو محتاط ہوئے مراہط مستقیم پر قائم رہی۔
شیطان اور طاعون طاقوت کے مقابلہ میں ہمیشہ ایک ہی
ہتھیار اور ایک ہی سامان کو استعمال کیا اور وہ کتاب و سنت
کے سوا دوسری چیز نہ تھی۔ موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی
بداغالیوں اور آجکل کے فتنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے
نہ ان سب کا استیعاب و استقرار ممکن اور نہ اس سخت
شاکہ کی ضرورت۔ مجھے اس وقت صرف بانی تحریک
خاکسار کی کتاب ”تذکرہ“ سے ایک ہی مسئلہ بطور غور و تنقید
خدمتِ ناظرین کرنا ہے۔ تاکہ جو جوانوں کو اس ایک ہی مسئلہ
سے اندازہ ہو سکے کہ بانی تحریک خاکسار ہندوستان کے
مسلمانوں کو کس قدر ضلالت میں لے جا رہا ہے۔

مشت اول چوں نہد ہمار کج

تا ثریا سے رود دیوار کج

اور جس مسئلہ کو پیش کرنا ہے۔ وہ بھی صرف قرآن اور حدیث
کی روشنی میں۔ کیونکہ جو شخص فلاح دین کا خواہاں،
رضائے الہی کا طالب اور مقصدِ زندگی کو حاصل کرنا چاہتا
ہے تو وہ اپنے تمام جسمانی، روحانی، دماغی، علمی، اخلاقی
اور ماحشری ترقیات و کمالات کے لئے قرآن مجید اور سنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کا دستور العمل
بناتا ہے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

بانی تحریک خاکسار عنایت اللہ شرفی اپنی کتاب

”تذکرہ“ حصہ اردو کے صفحہ پر لکھتے ہیں:-

مورثہ خاکساروں کی خلاف قانون کات حکومت پنجاب کا تغافل

مجمع مکارم اخلاق حضرت مولانا صاحب زاد الطاف محمد اسلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اطالب خیریت بخیریت یکم فروری کا
شش اس اسلام "موصول ہوا۔ ماشاء اللہ صوری ومعنوی
حیثیت سے یہ پرچہ نہایت ہی شاندار اور بہترین دینی جوہر
کا سرمایہ دار ہے۔ وہ دن جلد آئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ
اسے ہفت روزہ دینا دے۔ آمین! اور ساتھ ہی دل کی انتہائی
گہرائیوں سے بصد صدق و اخلاص دعائیں نکل رہی ہیں کہ
مولانا کریم حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی مدظلہ العالی

موت کی موت میں فرق ہے چنانچہ فرماتے ہیں "اِنَّكَ مَيِّتٌ
وَرَاتَّهْمُ مَيِّتُونَ" آپ کے لئے مستقل موت کا حکم فرمانا
یہ بتا رہا ہے کہ آپ کی موت یہ نہیں کہ جس میں حیات کا
انقطاع ہو۔ ورنہ اول سے یوں فرمادیتے "وَرَاتَّهْمُ مَيِّتُونَ"
تم سب مرنے والے ہو۔ پس اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم بھی داخل ہو جاتے۔ مگر خداوند عالم نے آپ کے لئے
مستقل حکم فرمادیا تاکہ معلوم ہو کہ آپ کی موت اور امت کی
موت میں فرق ہے۔ امت کی موت میں حیات کا انقطاع
ہوتا ہے اور پیغمبر کی موت میں حیات کا انقطاع نہیں ہوتا بلکہ
موت کے پردہ میں آنا ہوتا ہے۔ اور پھر پردہ بھی ایسا
نہیں۔ جیسا نیند میں بلکہ ایسا پردہ کہ جس کی وجہ سے ہم
کو احساس حیات میں نہ رہ جائے۔ تاکہ نیند کے پردے
اور اس پردے میں بھی فرق ہو جائے۔

ہے۔ ان ہر دو جہلوں سے حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایسی روشن ہے کہ انشاء اللہ قرآن پر ایمان رکھنے والا اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہونے والا کبھی اس کا
انکار ہی نہیں کر سکتا۔ آپ فرماتے ہیں "کا فومرث" ہم
کسی کو وارث نہیں بناتے۔ یہ نہ فرمایا کہ لا یورثنا احدٌ۔
ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا۔ دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔
اگر آپ یہ فرماتے، کہ ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا تو معلوم
ہوتا کہ آپ تو مال وراثت چھوڑ کر چلے گئے مگر وارث کی
جانب سے کوئی مانگ ہے۔ جس کی وجہ سے وہ وارث نہیں
بن سکتا۔ نہیں بلکہ آپ نے فرمایا کہ لا فومرث ہم کسی کو
وارث نہیں بناتے یعنی ہماری حیات دائمی ہے۔ کیونکہ موت
کے بعد وارث خود بخود وارث بن جاتا ہے۔ مورث کے
کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ پس صاف معلوم ہوا کہ آپ
زندہ ہیں۔ ورنہ آپ کے وارث نہ بنانے کے کیا مئے اور
فرماتے ہیں کہ ما ترکنا صدقہ۔ جو ہمارا مال متروکہ
ہے وہ صدقہ ہے۔ آپ کا صدقہ فرمانا بوقت ترک ہے یعنی
جس وقت ہم مال کو ترک کر دیں تب صدقہ ہے اور یہ قائم
مسئلہ ہے کہ صدقہ از جانب مصدق یعنی صدقہ کرنے والے
کی جانب سے ہوتا ہے۔ اور آپ کا ترک کے وقت صدقہ
فرمانا بتا رہا ہے کہ آپ ترک کے وقت اس کو صدقہ کرئیگی
اور یہ جب ہو سکتا ہے کہ آپ ترک کے وقت زندہ ہوں ورنہ
لازم آئے گا کہ صدقہ غیر مصدق یعنی صدقہ کرنے والے کے
ہو جائے اور یہ ہو نہیں سکتا۔

مضمون بہت طویل ہوا اس لئے ان ہی دلائل پر
اکتفا کر لے آخر میں قرآن شریف کی ایک مختصر آیت پراپنے
مضمون کو ختم کر دیتا ہوں۔

قرآن کریم میں جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
موت کا ذکر ہے۔ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت
کو قوم کی موت سے علیحدہ بیان کر کے بتلادیا کہ پیغمبر اور امت

باب الفتاویٰ

الاستفسار

ہمارے علاقہ میں سنی میت کے جنازہ کی نماز میں شیعہ اکثر شامل ہوتے ہیں۔ اب ایک مولوی صاحب نے حکم دیا ہے کہ شیعوں کو سنی میت میں شامل کرنا جائز نہیں۔ ازروئے کتب معتبرہ مفصل جواب تحریر فرمائیں۔ (نواب علی۔ از ڈیرہ غازی خان)

الجواب

شیعہ مذہب کی رو سے شیعوں کو سنیوں کا جنازہ پڑھنے کی اجازت ہے۔ لہذا شیعہ جوئے ہوئے وہ شیعہ مذہب کے مطابق سنیوں کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ ذیل میں ان کی معتبر کتب کے حوالہ سے سنی میت کے جنازہ کی نماز کا طریقہ درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ سنیوں کے لئے باعث عبرت ہو۔ اور وہ خود اپنے دل میں فیصلہ کر سکیں کہ وہ اس قسم کی نماز اپنے مردوں پر پڑھنے کی اجازت دے سکتے ہیں یا نہیں۔ ہم اس مسئلہ کا جواب سنیوں کی غیرت پر چھوڑتے ہیں۔ (آل شیعہ مذہب کی معتبر کتاب تحفۃ العوام مطبوعہ ذلکھنور صفحہ ۲۲۹ میں مرقوم ہے کہ اگر میت شیعہ نہ ہو اور نماز بضرورت پڑھنا پڑے تو بعد چوتھی تکبیر کے کہے۔)

اللہم اخذ عبدک | یا اللہ اپنے اس بندے کو اپنے

۲ اسی طرح "امرت سرس کیمپ کی طیاری" سرزمین پنجاب پر کابل دس ماہ کے جہود و سکوت کے بعد حرکت و زندگی کا پہلا آزادانہ مظاہرہ "ہوشیار! مرکزی افسران تحریک نے طوفانی دورہ شروع کر دیا ہے" وغیرہ وغیرہ۔

۹ رفروری کو راولپنڈی میں خاکساروں کا اجتماع عظیم ہونے والا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ آخر خاکساروں میں یہ جراثیم کیوں پیدا ہو گئی ہیں؟ کوئی تو اللہ و فی رازی بات ہے کہ جس کے بل بوتے پر خاکسار اچھل کود رہے ہیں۔ (تاج الدین احمد تاج۔ صدارہ

دروغگوئی اور بے حیائی کا بھی کوئی علاج ہے۔

خاکساروں کی ایک اور چالاکी ملاحظہ ہو کہ خاکسار اب پریڈیا مارچ کرتے ہوئے منہ سے چپ راست تو نہیں کہتے البتہ دائیں مڑو بائیں مڑو کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ دراصل یہ چپ راست کا بدل ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے "جیش باش!" "تیز گام" وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور ایک قطار میں چلتے ہیں اور خاکساری جھنڈے لہراتے ہوئے چلتے ہیں۔ لیکن پولیس کی سادہ لوحی ملاحظہ ہو کہ اس نے صرف اس بات پر اعتراض کیا ہے کہ خاکسار ایک قطار میں کیوں چلتے ہیں۔ ورنہ پولیس کو خاکساروں کے ان خوفناک اور خطرناک خونین سیکڑوں پر کوئی اعتراض نہیں کہ جنہوں نے حکومت کے ۷۲ آدمیوں کو بہت بُری طرح مجروح کیا اور تین سرکاری افسروں کو جان سے مار ڈالا۔ العجب! ثم العجب! دیکھئے۔ دو تین روز تک حکومت کی طرف سے کیا احکام صادر ہوتے ہیں۔

(۳) آپ ۱۳ جنوری کا "الاصلاح" غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں جا بجا خاکساروں کو پھر فوجی حیثیت سے منظم ہونے اور ایک خوفناک خونین تصادم کی تعلیم دی گئی ہے۔ چنانچہ پہلے صفحہ پر ہی "منزل کی ٹرپ" کے عنوان سے بانی تحریک سوشلسٹ کی ... ایک تحریک شائع کی گئی ہے جس میں وہ لکھتا ہے:-

"میں چاہتا ہوں کہ خاکسار سپاہی منزل کی ٹرپ میں ٹرپ ٹرپ کر رہے۔ اس رقص سہل کا تماشا دیکھنے کے لئے ایک جہاں انگیز اجتماع سامنے ہو (یعنی ۱۹ مارچ والے خونین ہنگامہ کا پھر اعداد کرنا چاہتا ہوں) دل اچھل اچھل کر حلق کو آئیں کشتگان محبت کی قطاریں دینی خاکساروں کی لاشیں) موسمی حشرات الارض کی طرح بکھری ہوں۔ لیکن خاکسار سپاہی کی تلوار کی دھار پر جنبش دیکھنے والے کو مست کر رہی ہو" وغیرہ وغیرہ۔ ۲

فی عبادک و بلادک
اللہم اصلہ حور
نارک اللہم ازقہ
اشد عذابک فانہ
کان یوالی اعدائک
و یعادى اولیائک و
یغض اهل بیت
نبیک

بندوں اور ملکوں میں رسوا و ذلیل
کر۔ یا اللہ اس کو جہنم میں پہنچا
یا اللہ اس کو سخت عذاب دے
کیونکہ یہ تیرے دشمنوں سے
محبت رکھتا تھا۔ اور تیرے
دوستوں سے عداوت رکھتا تھا
اور تیرے نبی کے اہل بیت سے
بغض رکھتا تھا۔

(۲) شیعوں کی معتبر کتاب جامع عباسی مصنفہ بہاء الدین
عالی مقصد ششم ص ۸۳ مطبوعہ نول کشور میں شیعوں کو
ہدایت کی گئی ہے کہ میت اگر شیعہ نہ ہو، یعنی میت اگر سنی
ہو۔ تو چوتھی تکبیر کے بعد حسب ذیل دعا کی جائے :-
"اللہم املاء جوفہ
ناراً و قابرہ ناراً و سلط
علیہ الحیات و
العقاب"

یا اللہ اس کا پیٹ آگ
سے بھر دے اور اس کی قبر کو
آگ سے بھر دے اور اس
پر سناپ اور بھجھو مسلط کرے

(۳) شیعوں کی معتبر کتاب زاد المعاد مصنفہ ملا باقر
مجلسی مطبوعہ نول کشور ص ۸۳ میں بھی سنی میت کے جنازہ پر
پڑھنے کے لئے جو دعا مذکور ہے۔ وہ وہی دعا ہے۔ جو
تحفۃ العوام کے حوالہ سے اوپر درج کی جا چکی ہے۔
(۴) جامع جعفری ترجمہ جامع الرضوی مطبوعہ نول کشور
جلد اول صفحہ ۱۱۶ پر مرقوم ہے کہ :-

"اگر نماز عقبہ پر (یعنی سنی میت پر) ضرورت سے نماز پڑھے
تو چوتھی تکبیر کے بعد کہے "اللہم اخذ عبدک فی عبادک
و بلادک اللہم اصلہ حور نارک اللہم ازقہ
اشد عذابک فانہ کان یتوالی اعدائک و یعادى
اولیاءک و یغض اهل بیت نبیک" (یعنی) بار خدا یا
خدا کر اپنے اس بندے کو اپنے بندوں میں اور اپنے شہروں
میں۔ بار خدا یا جلا اسے اپنی جلتی آگ سے اور چکھا اسے

اپنے عذاب میں سے زیادہ سخت عذاب اس لئے کہ وہ دست
رکھتا تھا تیرے دشمنوں کو اور دشمن رکھتا تھا یہ تیرے
دوستوں کو اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا۔

تنبیہ اہل سنت کے ہاں نفاق جائز نہیں۔ لہذا شیعہ
میت کے جنازہ کی نماز پڑھنا یا شیعوں کو اپنے
جنازوں میں شامل کرنا جائز نہیں۔ شیعہ مذہب میں چونکہ
ہر ضرورت کے موقع پر تقیہ و صرف جائز بلکہ افضل الاعمال
ہے۔ لہذا از روئے تقیہ وہ سنیوں کے جنازوں میں شامل
ہو کر سنی میت پر بدعا کرتے ہیں اور سادہ لوح سنی اس
امر کو ان کی رواداری و خیر خواہی اور اخوت دینی پر محمول
کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ان واضح تصریحات کی روشنی
میں شیعوں کی رواداری کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ اور
سنی بھائی شیعوں کو اپنی میتوں کے جنازہ پر شمولیت
سے بادب باز رہنے کی تلقین کریں گے اور ان کی خدمت
میں گزارش کریں گے کہ ہمیں اپنی نوازشات و عنایات
سے محروم ہی رہنے دو۔ اور ہم غریبوں کی پس از مردن بدعا
دے کر اذیت نہ دو رہنا اہا عندی واللہ اعلم
باصواب۔ (حزبۃ الفقیر ظہور احمد بکوی کان الدار
امیر حزب اللصار بیروہ - ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ)

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یزید بن ابیہر
مسلمان تھا یا نہ؟ اور اس پر لعنت کرنے کا ثواب ہے یا نہ؟
اللہ اس مسئلہ کو بحوالہ کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ
کھول کر سمجھائیں۔ اور اس استفتاء کو درج رسالہ
"شمس الاسلام" فرمائیں۔ آپ انشاء اللہ عند اللہ باجور
اور بندہ سے مشکور ہوں گے۔ (۱۰/۱۳۱)

(المستفتی عاجز گل محمد امام مسجد برادر بالو محمد خان بٹیار)
الجواب یزید ایک جلیل القدر صحابی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
(باقی بر صفحہ ۳۷)

منعولات

مسلم پرسنل لار

مسلمانوں کے نمائندے غور کریں!

سید غلام بیگ صاحب نیرنگ، مولانا ظفر علی اور دوسرے ان مسلم اکابر کی نذر سے جو سنٹرل اسمبلی میں مسلمانوں کے نمائندے ہیں۔ فائینا کلکتہ ہائیکورٹ کا وہ فیصلہ گذرا ہوگا جس میں فاضل جج نے یہ قرار دیا ہے کہ فسخ نکاح کے لئے قبول اسلام کافی نہیں اور جس میں ایک نو مسلم عورت کی فسخ نکاح کی درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔ اور فیصلہ میں لکھا گیا ہے کہ ہندوستان میں اسلامی قانون رائج نہیں ہے۔ شادی بیاہ کے معاملات کا تصفیہ بھی انگریزی قانون کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ فاضل جج نے لکھا ہے:-

"مسلم قانون کے جس ضابطے پر مدعیہ نے تکیہ کیا ہے، وہ متروک اور سپیک پالیسی کے منافی ہے۔"

قانون کی تعبیر اور تفسیر بہر حال ججوں کے اختیار میں ہے بلکہ جیسا کہ چند دن ہوئے ہم عرض کر چکے ہیں کہ حقیقی قانون ساز مادل (راج) ہی ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں تک نفس قانون کا تعلق ہے اسکی دو سے فیصلے کا تعلق ہے۔ ہرنج آزاد ہے کہ جو چاہے فیصلہ دے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ آج ہندوستان پر انگریزی حکومت ہے۔ اور انگریزی قانون رائج ہے لیکن کیا مسلم پرسنل لار محض ایک سرواٹا اگر مسلم پرسنل لار کے کوئی حصہ ہیں تو ہمیں بتایا مسلم عورت جو غیر مسلم خاوند کے گھر آباد نہیں رہنا چاہتی ہے اسے کس طرح مجبور کیا جاسکتا ہے کہ وہ اسلام لانے کے لئے اسلام لے جو اسے شخصی حقوق دیے ہیں، اس سے استفادہ نہ کر سکے؟ کلکتہ ہائیکورٹ کے جج مسٹر ایڈگلے کا یہ فیصلہ اس اعتبار سے نہایت ہی تکلیف دہ ہے کہ اور اس نے ایک بار پھر مسلمانوں کو یہ سوچنے کا موقع دیا ہے کہ آیا وہ اس حکومت میں اپنے پرسنل لار کو محفوظ سمجھیں یا غیر محفوظ؟ مدعیہ نور جہان نے محض فسخ نکاح کے لئے مذہب تبدیل نہیں کیا۔ بلکہ تبدیل مذہب کے بعد جو اسے شخصی حقوق ملے۔ ان میں ایک حق اسلام نے اسے یہ بھی دیا کہ وہ فسخ نکاح کرے اور پھر اس مدعیہ نے اسلام لاتے ہی فسخ نکاح کی درخواست نہیں کی بلکہ پہلے اپنے غیر مسلم خاوند کو دعوت اسلام دی تاکہ

(بقیہ از صفحہ ۳۶)

کا بیٹا ہے جن کے ہاتھ پر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ کوفہ میں بیعت کی۔ اور اس وقت سے اجماعی خلیفہ مسلم ہو گئے۔ اس لئے یہ یہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کی وجہ سے پیدا نشی مسلمان تھا۔ اور کلکتہ گوتھا۔ اس لئے وہ بظاہر مسلمان تھا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ بظاہر مسلمان پر لعنت نہ کرنی چاہئے۔ دلا جیفی ان ایمان یزید حقیق ولا یشیت کفر کہ بدلیل ظنی فضلًا عن دلیل قطعی فلا یجوز لعنہ بخصوصہ (فقہ اکبر ص ۸)

اور پھر ثواب تو مل ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ابلیس لعین پر جس کے کفر پر سموات اور ارضیں گواہ ہیں۔ اگر حنت نہ کی جائے اور سکوت کیا جائے تب بھی گناہ نہیں ہے۔ تو جس کے کفر میں تردد اور شک ہو۔ اس کے حق میں سکوت کرنے سے کس طرح خطرہ ہو سکتا ہے۔ البتہ لعنت کرنے میں خطرہ ہے۔ ففی لعن الاشخاص خطرہ فلیجتنب دلا خطرہ فی السکوت عن لعن ابلیس فضلًا عن غیوہ۔ (شرح فقہ اکبر)

(مولانا) عبد الرحمن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر (۱۹ محرم ۱۳۶۰ھ)

تعلقات زوجیت برقرار رہ سکیں جب خاوند نے جواب دے دیا تو پھر اس نے منہج نکاح کے لئے قانونی چارہ جوئی کی۔ لیکن اس سے مسلم پرسنل لا کی تردید کے لئے قانون و عدالت کا دروازہ اپنی درخواست پر بند پایا۔ قانوناً وہ بھی ایک غیر مسلم خاوند کی بیوی ہے یہ فیصلہ مروجہ قانون اور قانون کے منطقی نتیجے کی رو سے کیسا ہی کیوں نہ ہو لیکن اس کے دو نتیجے تو ظاہر ہیں۔ اولیٰ قویہ کہ کوئی شادی شدہ عورت اگر اسلام لانا چاہے تو منہج نکاح کے لئے کلکتہ ہائیکورٹ کا فیصلہ اس کی راہ میں حائل ہوگا۔ دوسرے یہ کہ اس سے تبلیغ اسلام کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ اٹ جائے گی۔

سیاسی طور پر اس قسم کے فیصلے پکار پکار کر کہتے ہیں کہ غلام کا کوئی مذہب نہیں۔ اور کوئی مذہب ہے تو اس کا کوئی احترام نہیں لیکن تعجب یہ ہے کہ ہمیں دوسری طرف ہمارے پرسنل لا کے متعلق اطمینان بھی دلایا جاتا ہے شخصی آزادی کے دلائے بھی دیئے جاتے ہیں۔ پہلا موقع نہیں کہ حدود قانون میں مسلم پرسنل لا کو نظر انداز کیا گیا ہو بلکہ اکثر ایسا ہوتا رہا ہے۔ مسلمانوں کے تمام فرقے اس اصول پر متفق ہیں کہ کوئی شخص اپنی جائیداد وقف علی الاولاد کر سکتا ہے اس طرح یہ کہ جائیداد کی اصل قائم رہے اور منافع الاولاد اور پھر اس کی اولاد کو ملتا رہے۔ اگر اولاد باقی نہ رہے تو جائیداد کسی کار خیر میں لگا دی جائے لیکن اس کے باوجود پریوی کونسل نے مسئلہ ائمہ سے پہلے بار بار یہ طے کیا کہ وقف صرف وہی ہے جس کا وہ پیہ فوراً اسی کار خیر میں صرف ہو۔ ورنہ وقف کا عدم سمجھا جائے گا۔ اور اسے رائج الوت قانون کی تائید حاصل نہ ہوگی۔ (لاحظہ ہو مقدمہ محمد احسان اللہ بنام امجد مندرجہ ۱، کلکتہ صفحہ ۲۹۸۔ اور ابوالفتح محمد سختی بنام .. ۲۲ کلکتہ صفحہ ۶۱۹ منفصلہ پریوی کونسل)

جب تک قانون ۱۹۳۷ء (قانون جواز وقف ہندوستان) کی مرکزی مجلس مقننہ نے منظور نہ کر لیا۔ اس وقت تک یہی حالت رہی۔ اسی طرح ۱۹۳۵ء میں حیدرآباد وکن

میں برطانوی ہند کے قانون کی اتباع میں ایک افسوسناک فیصلہ کیا گیا کہ قانوناً کسی شخص کا اپنی حرمت کے ساتھ جنسی تعلقات کا قیام کوئی جرم نہیں۔ لاہور ہائیکورٹ کا وہ فیصلہ بھی اس ضمن میں قابل غور ہے جس میں قرار دیا گیا تھا کہ موجودہ قانون میں شاتم رسول کے لئے کوئی تعزیر نہیں اور پھر ایک نئے قانون کی ضرورت محسوس کی گئی۔ پھر مرتدہ کے متنبہج نکاح کے اکثر فیصلے جن کی بنا پر نیا قانون بنایا گیا۔ اب یہ مقدمہ بھی جس کا فیصلہ کلکتہ ہائیکورٹ کے جج مسٹر ایڈگلے نے کیا ہے۔ اسی ذیل میں آتا ہے اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلم پرسنل لا کی کوئی حقیقت نہیں کہ ہم اس پر بھروسہ کر سکیں۔

وقف کے متعلق مسلم نمائندوں نے خصوصاً قائد اعظم محمد علی جناح نے کوشش کی۔ وہ کامیاب ہوئی۔ مرتدہ کے نکاح اور شاتم رسول کے متعلق بھی ان لوگوں نے جنہیں اسلام کا کچھ درد تھا، قانون بنوا بھی لیا لیکن حیدرآباد کا فیصلہ اور کلکتہ ہائیکورٹ کا تازہ فیصلہ مسلم نمائندوں سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ مسلم پرسنل لا کے متعلق اپنے فرض کا احساس کریں۔ ہمیں کلکتہ ہائیکورٹ سے کچھ نہیں کہنا۔ ہمیں مسٹر ایڈگلے سے کوئی خاص شکایت یا رنج نہیں۔ ہم قانون کے خلاف بغاوت کے قائل نہیں ایک تکلیف دہ قانون کے خلاف صرف احتجاج چاہتے ہیں۔ ہم نے کوئی افسانہ نہیں حقیقت بیان کی ہے۔ کوئی بدلتا نہیں کیا بلکہ واقعات سامنے رکھے ہیں ہم پوچھتے ہیں کہ مسلم پرسنل لا کہاں ہے؟ اور مسلمان نمائندے کسی خوابِ خمر گوش میں ہیں؟ وہ نمائندے جو ایسلی میں آرمی بل کی قنن کر حمایت کرتے ہیں۔ وہ نمائندے جو آج ڈگریز اور مسلمان کے مفاد کی ہم آہنگی کا اعلان بلند آہنگی سے کرتے پھرتے ہیں۔ وہ نمائندے جو ہندوستان کی حفاظت میں لاکھوں نوجوانوں کی زندگیاں غیر مشروط طور پر پیش کر کے فخر سے سرواںجا کرتے ہیں۔ وہ نمائندے جن کے اشارے پر مسلمان سردھڑکی بازی لگا دیتے ہیں۔ حرمت والے ہندوستان میں بھی تلوار ہاتھ سے نہیں رکھتے اور ہندوستان

ذمہ سچ بولنے کا نہیں، حق کے اظہار کا نہیں۔ اقتدار کی تختی کا نہیں۔ لیکن اسلام اگر مسلمانوں میں یہ جرات بھی دیتی ہے کہ کہہ سکتا کہ وہ کر سکیں کہ تو سکیں۔ تو پھر اس اسلام کو ہم کیا کہیں اور ان مسلمانوں سے کیا عرض کریں جو "نامدگان اسلام" اپنے بھرتے ہیں! انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(روزنامہ "احسان" ۳۴ ہر چند ہی لکھتے)

مولوی عبید اللہ سندھی کا پُرگرم

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مشہور سیاسی مولوی عبید اللہ صاحب سندھی نے جلا وطنی کی طویل مدت گزارنے کے بعد جب ہندوستان میں قدم رکھا۔ تو ہمیں اخبارات کے اُس بے پناہ پُر سٹینڈ کی وجہ سے جو مولوی صاحب بوضوح کی طرح و توفیق میں کیا گیا، آپ کی ذات کے ساتھ غالباً جس ظن ہو گیا اور دوسرے مسلمانوں کی طرح سنجھی سمجھا کہ مولوی صاحب بوضوح کے لئے بہترین مذہبی و سیاسی رہنما ثابت ہونے لگے۔ لیکن آپ نے کراچی کی بند گاہ پر قدم رکھتے ہی جو زبان کھولی تو ہمیں بے ساختہ کہنا پڑا "ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

تفصیل کی اس وقت گنجائش نہیں ضرورت ہوئی تو انشا اللہ آئندہ کسی صحبت میں مولوی صاحب ممدوح کے مذہبی و سیاسی ملفوظات (جو کم از کم ہم جیسے عامیوں کے لئے ناقابل برداشت ہیں) "شمس الاسلام" کی اطلاع کے لئے نقل کئے جائینگے فی الحال ہم آپ کے اس پروگرام سے جو آپ نے جامعہ تکیہ دہلی میں میٹھکر شروع کیا ہے اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کو بدنام کرنے کے لئے اس پروگرام کا نام "حکمت الہی"

کی حفاظت کے لئے وہ وہاں نامے سرانجام دیتے ہیں کہ مشرق و مغرب میں ان کی بہادری کا غلغلہ بپا ہو جاتا ہے۔ کیا وہ نمائندے یہ شکر شرم سے اپنی گردن جھکائیں گے کہ اسی ہندوستان میں جس کی حفاظت کے لئے آنا کچھ ہوتا ہے مسلم پرسنل لا کی کوئی گنجائش نہیں مسلم پرسنل لا کو کوئی پوچھنے والا نہیں حکومت ہے تو انگریز کی قانون ہے تو انگریز کا۔ آخر ہندوستان میں مسلمان کس لئے گیا ہے؟ حکومت نہیں، نہ سہی۔ جتنا ہی قانون نہ سہی! لیکن شخصی قانون میں بھی اگر ہم احکام اسلام پر عمل کرنے میں آزاد نہیں تو پھر یہ مسلم پرسنل لا، یہ فرقد رائے نیا بتیں، یہ مسلم حقوق، یہ مسلم لیگ، یہ پاکستان، یہ سب کیا ہے؟ کیا محض فریب؟ کیا فقط سرب؟ کیا محض دھوکا؟ کیا صرف مخالطہ؟

مسلمانوں کی جماعتی زندگی کو چھوڑیے! خاکسار و اہرار کا معاملہ جانے دیجئے۔ لیکن کیا نچلی زندگی کا کوئی شعبہ بھی بیرونی خلافت سے خالی ہے؟ ہم جن تحفظات کیلئے کانگریس سے برسرِ پیکار ہیں کیا ان میں سے کوئی تحفظ موجودہ صورت میں یا موجودہ واقعات کی رو سے ہمیں اس حد تک حاصل ہے کہ ہم اطمینان کا سانس لے سکیں؟ اگر موجودہ قانون، اُن مسلمانوں کو کبھی مطمئن نہیں کر سکتا اور یقیناً اس قسم کے واقعات سے اطمینان کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی جو حکومت کے سراپردہ جلال سے لگے بیٹھے ہیں تو پھر کس مسلمان کے اطمینان کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ شکوہ حکومت اور قانون سے نہیں۔ ڈائیکٹوریٹ اور ان کے جھوٹے نہیں اُن بزرگوں اور نمائندوں سے ہے جو مسلمانوں کی کارکردگی اور مسلمانوں کے حقوق میں کسی تعلق اور تطابق یا توازن کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ جو بعض مرتبہ خود فریبی اور عالم فریبی کے ترکیب ہوتے ہیں۔ وہ مرکزی اسمبلی کے مسلمان نمائندے، وہ حکومت ہند کے مجرمانی لاز جو مسلمانوں کو حکومت کی ضرورت کے وقت ہر قربانی پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کی ضرورت کے وقت انہیں سانپ سوکھ جاتا ہے۔ وہی اس صورت حال کے ذمہ دار ہیں۔

بعد بھی ان کے ایسا قدر شناس آج تک کیوں ملا ہوگا! انا اللہ
ثم انا اللہ۔ اور آگے چلئے :-

"آج کے دور انقلاب میں مقاصد عالیہ کو حاصل کرنے

کے لئے پروگرام ہم یورپ سے سیکھنا ضروری سمجھتے

ہیں۔ جیسے تمام مشرقی ممالک میں ہو رہے ہیں۔ جاپان

ترکی اور پچھلی جنگ کے بعد ایران، افغانستان،

اور تمام عربی ممالک اور آخر میں شیل کانگرس کے

رہنما سب یورپ سے سیکھتے رہے۔ اس لئے ہم نوجوانوں

کو اپنے نظریات کے ساتھ عملی تجارب سکھانے کے

لئے انہیں یورپ میں رہنے کی دعوت دیتے ہیں" (دعوت)

یہ مختصر لیکن جامع تعارف ہے اُس یادگار شیخ الہند کا جو

انکا ایک مترشح آج جامعہ ملیہ میں قائم کر رہا ہے۔ اور مکمل خاکہ

ہے "ولی اللہ کا ڈمی" یا ولی اللہی بیت الحکمہ کا "تہجد" اور

"تہند" کا ایسا عجیب و غریب محزون مکتب اس سے قبل کیوں

کسی کے ذہن میں آیا ہوگا؟

کسی نیچری یا متجدد ایدئیر کے قلم سے ایسی چیزیں نکل جائیں

تو عجیب نہیں کہ غیرت دینی سے قوم جنبش میں آجانی رہیں چونکہ

تحریک پیش ہو رہی ہے ایک "مولانا" یا کم از کم "سابق مولانا"

کے قلم سے، اس لئے

جو گنہ کیجئے ثواب ہے آج

شخصیتوں کا انویں احترام اپنی جگہ پر بالکل صحیح، لیکن آخر

اسکی بھی ایک حد ہونی چاہئے۔ خود احترام کی بنیاد بھی تو خدمت

اسلام ہی ہے۔ یہ قونہ ہو کہ ایک شخص تحریک دین پر متل جائے اور

ہم ہیں کہ محض اس کی گذشتہ عظمتوں کا وظیفہ پڑھے جائیں۔

— دین تو صرف اسلام ہے۔ اس کے سوا مسلمان کو کوئی

واسطہ نہیں۔ نہ ہندی اسلام "اسے اور نہ" سندھی اسلام "اسے

افسوس کہ اس حکیم مکتہ واں مامجنوں کو د:

"شمس الاسلام" چونکہ مولوی سندھی صاحب ہندی نیشترزم

اور انگریزی لباس اختیار کرنے کی مسلمانوں کو

بظاہر ناظرین کو رام کو درشناس کرنا چاہتے ہیں۔ اور

وہ بھی اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ مولانا عبدالمجید صاحب

آبی لکھے "صدق" لکھتے کی زبان سے :-

(شمس الاسلام)

مولانا عبدالمجید صاحب موصوف اپنے جریدہ "صدق"

مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۵ پر ایک نیا سنگم کے زیر عنوان

مخبر فرماتے ہیں :-

"یہ حکمت (یعنی حکمت ولی اللہی) جس طرح مسلمانوں

کے دو معروف فلاسفوں یعنی شیخ اکبر ابن عربی اور ام

ربانی مجدد سرہندی کے متبعین کو مطمئن کر سکتی ہے

اس سے زیادہ ہندو فلاسفے کے مختلف اسکولوں کے

نظریات کو لیتا کے اسلوب پر جمع کر رہی ہے جس

قدراہل علم ولی اللہ فلاسفے میں تبحر حاصل کریں گے

وہ اپنے ہم خیال ہندوستانیوں پر ہندو ہوں یا

مسلمان، یکساں اعما د کریں گے" در سالہ یادگار

شیخ الہند (ص ۷۷)

ولی اللہی بیت الحکمت کی "حکمت" آپ نے خود صاحب تحریک

کی زبان سے سن لی؟ — کون کہتا ہے کہ حضرت مسیح کا نام لے

لیکر شرک جلی میں مبتلا رہنے میں یہی منفرد ہیں؟ آخر ایک مسلمان

رہنا بھی تو اسی دم خرم کا نکل ہی آیا کہ وہ ایک نیا سنگم بنا لیتا

کفر و اسلام کا، توحید و شرک کا، اور تمکین تک پہنچا لیتا جس مشن کو

جو اکبر اور داراشکوہ تمام چھوڑ گئے تھے۔ اور زبان سے نعرہ

نکالے جا لیتا برابر ایک شہر وحدت، مفسر و خادم دین کا!

"ہم اس پریشان خیالی کو دُور کرنے کے لئے ان

جماعتوں کو کانگرس کے اند ایک مستقل پارٹی کی

صورت میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ یہیں اس کے

لئے ولی اللہ فلاسفے سے بہتر نصب العین نہیں

مل سکتا" (دعوت)

حضرت شاہ ولی اللہ کو ان کی زندگی میں اووا لکی وفات کے

اپنی تقریروں اور تحریروں میں ترغیب دے چکے ہیں اور اس کے ساتھ ایک ہی سانس میں یہ بھی کہے جا رہے ہیں کہ میں ام شاہ ولی اللہ دہلوی کے فلسفہ اور ان کی حکمت کو پھیلا نا چاہتا ہوں۔ اس لئے قیل میں ملک کے مشہور صاحب علم و بصیرت اہل قلم مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی استاذ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے اس فاضلانہ مقالہ کا دجو "الفرقان" بریلی کے "شاہ ولی اللہ" میں شائع ہوا ہے) صرف وہ حصہ نقل کیا جاتا ہے جس میں اگرچہ مولوی سندھی صاحب کا نام نہیں لیا گیا لیکن سیاق و سباق سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ فاضل مضمون نگار کے پیش نظر سندھی صاحب ہی کے افکار پریشان کی اصلاح ہے۔ اس اقتباس کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہو جائے گا کہ مولوی سندھی صاحب کے پروگرام اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حکمت میں کس قدر بعد المشیقین ہے۔ مولانا گیلانی کے مقالہ کا اقتباس حسبِ دلیل ہے :-

"اور صرف یہی نہیں بلکہ اپنی مختلف کتابوں کے مختلف مقاموں پر پتہ چل چکے امور کے شاہ صاحب جس پر بالکل بے اختیار ہو کر پھر جاتے ہیں، وہ یہ ہے کہ مسلمان خواہ کسی ملک میں اپنی ابتلائی زندگی گزاریں لیکن بہر حال اپنی وضع قطع اور طرزِ بود و ماند میں ان کو اس ملک کے مقامی باشندوں سے قطعاً جدا رہنا چاہیئے اور جہاں کہیں رہیں، اپنی عربی شان اور عربی رجحانات ہی میں دو بے رہیں۔ اسی وصیت میں فرماتے ہیں اور اپنے اس خیال کی توجیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

عزیمت نسب، عربیت لسان،
ہرد و فخرِ ماست کہ مارا سید الاولین
والآخرین و فضل انبیاء و مرسلین
و فخر موجودات علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ
والتسلیمات نزدیک می گردوند
افضل الصلوٰۃ و التسلیمات سے نزدیک رہتے ہیں۔

پھر اس کے بعد مراحات کرتے ہیں کہ :-

"شکر نعمتِ عظمیٰ آں ست کہ
بقدر امکان عادات و رسوم
عرب اول کہ نشاء آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم است را
از دست ندہیم"

شاید ہمارے ہی بعض حلقوں میں قیامت کا شور مچا ہو جائے اور فریاد مچایا جائے گا۔ جب ان کو سنایا جائے گا کہ یہی امام ولی اللہ جن کو "بندی نیشلزم" اور قومی پالیسی کے پہلے علمبردار لیڈر ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اپنی اسی وصیت میں آگے فرماتے ہیں کہ :-

"رسوم و عجم و عادات ہندو" عجم (غیر عربی اقوام) کی رسمیں اور رادریان خود نگذاریم" ہندوؤں کی عادات کو چاہیئے کہ ہم اپنے اندر کسی طرح باقی نہ رکھیں۔

اب اللہ مجھے بتاؤ کہ جب شاہ صاحب ہی کا نام لیکر مسلمانوں کو لباس اور وضع قطع تک میں غیروں کے قدم بقدم چلنے کا مشورہ دیا جائے اور مجھے اس پر صیرت اور غصہ ہو تو کیا تصور دار میں ہی ہوں؟

انصاف! انصاف! اے اہل انصاف! اللہ انصاف! اور اسی ایک جگہ نہیں "ذی الاعاجیب" (غیر عربی اقوام کے فیشن) کے متعلق "ایک ایک" کی صدا شاہ صاحب نے اپنی کس کتاب میں نہیں لگائی ہے۔ اپنے ایک مکتوب میں اسکا اندازہ کر کے کہ "وضع قطع" یا فیشن کی تبدیلی کا عارضہ پہلے کھاتے بیٹوں اور ان ہی لوگوں کو کپڑا ہے جو تھوڑی بہت معاشی فراغت رکھتے ہوں جس کا شاہ صاحب کو تو فقط اندازہ ہوا تھا اور ہم اپنی آنکھوں سے اسکا تماشا کر رہے ہیں۔ اگرچہ اس زمانہ میں "امیروں کی" حقیقت پر تعلیم یافتگی کی چادر اڑھادی گئی ہے۔ اور جب اربابِ ثروت و فراغت کا اب ذکر آتا ہے تو عمر و مالگوں کا نہیں پرلے جاگیر داروں اور زمینداروں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ مدت ہوئی کم از کم

مسلمانوں میں تو اس طبقہ کا گویا خاتمہ ہو چکا ہے اور اب ان کی باقیینی کا کام وہی لوگ انجام دے رہے ہیں جو کسی نہ کسی حیثیت سے موجودہ حکومت متوسلین میں ہیں۔ ان میں وہ سارے عوام پیدا ہو چکے ہیں جو عموماً امیروں اور امیرانہوں کے ساتھ خاص ہیں لیکن ایک لفظ "تعلیم یافتہ" بول کر خود ہی نہیں بلکہ دوسرے بھی ان کو امراء و اغنیاء کے جرگہ سے باہر کر دیتے ہیں اور اب جو کچھ امیروں کے متعلق سنایا جاتا ہے سمجھتے ہیں اور غلط سمجھتے ہیں کہ اس کا نشانہ "تعلیم یافتہ" کا معاشی وسعت رکھنے والا کردہ نہیں ہے۔ بہر حال شاہ صاحب نے اس خط میں چند خاص طبقات سے مکتوب الیہ کو پرہیز کر کے کا حکم دیا ہے۔ اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں :-

"خایاک وغنی
 (مائع) یتکلف ذی کاعاج
 دیند اخل فی مضادہ
 الحاحمد (صدۃ منقول
 از حیات دلی)"

جو لوگ صحیح راہ سے منحرف ہیں ان سے برابر کی اور مقابلہ کے میدان میں

گھسا پھرتا ہے۔
 موجودہ اصطلاح کے "تعلیم یافتہ" پر لے محاورہ کے تو نگویں امیروں میں یہ دونوں خصوصیات کتنے بہتر طریقے پر پائی جاتی ہیں لیکن شاہ صاحب بیچاروں کو کیا معلوم تھا کہ آئندہ دونوں میں ارباب غنا و ثروت تو اپنی امارت و تو نگوی کی وجہ سے بہ تکلف زبردستی غیروں کی رہیں کریں گے۔ لیکن جو غربت کی وجہ سے اس مرض سے محفوظ رہیں گے۔ ان کے سران ہی کی امامت اور قیادت کے نام سے غیروں کے لباس اور معاشرت کو منہ ہٹنے کی کوشش کی جائے گی۔ انانید و ابنا لیزنا چھوڑن۔

(الفقران شاہ ولی اللہ ندوی صفحہ ۴۶ تا ۴۸)

اشتمار

انور

مہینہ میں دو بار ہندوستان کے مشہور ترین مہاجر عالم اہم ہندو حکیم الامت حضرت مولانا محمد انور شاہ انور شاہ کی زندہ یادگار جس کے خزانہ فیض امتیاز و توفیق اہل قلم سید محمد ازہر شاہ فقیر سے متعلق ہیں۔ مہینہ میں دو مرتبہ یا ہندی دقت کے ساتھ ہوشمند اہل قلم کے تازہ اور مفید مذہبی علمی ادبی مضامین کے ساتھ شائع ہوتا ہے "انور" کے ہر چپ میں حضرت علامہ کشمیری مرحوم کا کوئی نہ کوئی تبرک اور اسکے سوا بلند پایہ و عام فہم امین پیش کئے جاتے ہیں "انور" مہذب و ترقی یافتہ صحافت کا معیار ہے حق و صداقت کا ترجمان اچھوں مذہبی مملوہات کی روشنی میں شگفتہ و قابل قبول اور جدید طرز کے حضرات پرائڈ والے مقالات شائع کرتا ہے حضرت محدث کشمیری کے منتسبین کا فرض ہے کہ وہ اس جریدہ کا زیادہ سے زیادہ اشاعت کی کوشش فرما کر اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہوں۔

"انور" صحیح العقیدہ مسلمانوں کی آواز ہے اور مہذب ترین علم کا آرگن کتابت، طباعت، و کاغذ نفیس۔ رسالہ چندہ (۲) (دو روپے آٹھ آنے) خط و کتابت کا بیہ۔

مدیر جریدہ "انور" شاہ منزل دیوبند ضلع سہارنپور

عیسائیت کے دو پودے

اس رسالہ میں مرزائیت اور خاکساریت کا دلچسپ موازنہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ دونوں جماعتیں عیسائیت کے خود کاشتہ پودے ہیں۔ ایک کالم میں مرزائی لٹریچر کی اور دوسرے کالم میں خاکساری لٹریچر کی عبارتیں باحوالہ درج ہیں۔ قیمت دو آنے۔ محصول ڈاک دو پیسے۔

پتہ ۱۔ پیر زادہ ابوالضیاء محمد بہار الحق قاسمی
 رگھووالی دروازہ۔ امرتسر

تبلیغی کتابیں

کشف التلبیس

مصفیہ مولانا سید ولایت حسین شامی صاحب
دوہری۔ یہ کتاب شیعوں کے مشہور رسالہ
رد نور ایمان کے جواب میں لکھی گئی ہے شیعوں کا یہ رسالہ لاکھوں کی
تعداد میں طبع ہو کر ہزار ہا سستی نو جوانوں کی گمراہی کا باعث بن چکا ہے
شیعہ روئسائی طرف سے سینوں میں مفت تقسیم ہوتا رہتا ہے، شیعوں کی
اس غلط کفر کا عقلی و نقلی دلائل سے مذہب پیرایہ میں تبلیغ رد اس
کتاب میں موجود ہے شیعوں کے تمام مطاعن و اعتراضات کے جوابات
دئے گئے ہیں قیمت حصہ اول ۴۴ حصہ دوم ۶۴ حصہ سوم ۴۲
مکمل طلب کرنے پر ۱۲۲ محصول ڈاک علاوہ

المشرقی علی المشرقی

طبع اول۔ تعداد صفحات ۹۲ یعنی
مشرقی کے عقائد اور اس کی
تحریک کے خلاف افغانستان، سرحد آزاد اور ہندوستان کے تقریباً
ہر خیال کے اکابر علماء و مشائخ اور اہل قلم حضرات کے بیانات اور
فتاویٰ بمقتدرہ مجالس کے فیصلوں اور مشرقی کے متعلق مصری و ترکی
اخبارات کی رائے کا قابل قدر مجموعہ قیمت ۳۴ محصول ڈاک قیمت
نی سینکڑہ پندرہ روپے۔ سچاس کتابوں کی قیمت آٹھ روپے
علاوہ محصول ڈاک

برق آسمانی

جس میں مزارعے قادیانی کے اپنے قلم سے اس
کے سوانح و عقائد عبادات و معاملات و
کارنامے تفصیل کیساتھ درج کئے گئے ہیں۔ علاوہ ابن خلیفہ نور الدین
اور مزار محمود کے سوانح حیات اور ان کے عقائد وغیرہ بیان کرنے کے
لوہے کی حیات مسیح علیہ السلام پر عقلی و نقلی دلائل جمع کئے گئے ہیں
اس کتاب نے میرزا یوں کا ناطقہ مبدک دیا ہے رعایتی قیمت ۴۲

جویدہ در ثامن الاسلام کا شیعہ شمار
المعروف بہ جوگت سہ اس میں شارح ہو کر
صور اسرافیل

تحریر تحقین حاصل کر چکا ہے اس میں
بڑی خوبی یہ ہے کہ شیعہ صاحبان کے
حق میں گالی تو کجا کہیں سخت الفاظ بھی استعمال نہیں کئے گئے۔
مختلف ذرائع، گوناگوں حوالوں اور اس کی مستند کتابوں اور غیر مسلم
مصنفین کی تحریروں سے ناقابل تردید مختصر اور جامع الفاظیں نقشہ
کھینچا گیا ہے اور جس میں مسئلہ مدح صحابہ رضہ و تبرکات قرآن مجید،
احادیث نبی کریم، اقوال ائمہ سادات، صوفیائے کرام کے ارشادات
کے عقلی و نقلی براہین سے مکمل روشنی ڈالی گئی ہے اور اسلامی جرائم
اور اکابر ملک کے افکار و آراء کے اقتباسات کے علاوہ سینہ صد سالہ
اسلامی تاریخ میں سے تبرک بازی کے ہولناک نتائج بیان کئے گئے ہیں
حجم ۱۳۲ صفحہ قیمت ۴۲ محصول ڈاک

از تصنیف لطیف مولانا حبیب اللہ
بشارت اسمہ احمد صاحب امرتسری مبلغ خرب الافاضا

بھیرو۔ اس کتاب میں قوی دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ
ابن مریم کی بشارت رد و مثبتاً ابن رسول یاقی من لدی اسمہ احمد
کے عقلی اور حقیقی مصداق حضرت احمد مجتبیٰ رحمۃ اللعالمین و خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ مزار غلام احمد قادیانی اس کا مصداق ہرگز
نہیں ہے حجم ۸۰ صفحے سائز ۲۲x۱۸

قیمت ۴۲ محصول ڈاک

مولفہ مولانا حکیم حافظ عبدالرسول صاحب
نازیانہ نقشبندیہ بکھروی۔ اس کتاب میں مزار قادیانی کے
ان اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا ہے جو اس نے صوفیائے کرام
پر کئے تھے۔ قیمت صرف ۴۲
علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ منیجر جدیدہ شمس الاسلام بکھریہ پنجاب

اہل قلم حضرات سے درخواست

جو اہل علم حضرت شیعہ، مرزائی، خاکساری، چکراوادی وغیرہ لمحد فرقوں کے رویں مدلل اور موثر مضامین لکھ سکتے ہیں یا مغربیت، انٹر اکریت اور دہریت وغیرہ فتنوں کی تردیدیں یا اسلام و مذہب اہل السنۃ والجماعۃ کے محاسن پر بصیرت کے ساتھ قلم اٹھا سکتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ "شمس الاسلام" کے صفحات کو اپنی تحقیقات سے مزین فرما کر خدمت اسلام سر انجام دینے کے علاوہ کارکنان "شمس الاسلام" کو مرمون منت فرمائیں۔ "شمس الاسلام" کی گزشتہ خدمات کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اس کی علمی سرپرستی فرما کر ہماری وصلہ افزائی فرمائیں۔ مضامین خوشخط اور جاسٹیا چھپو کر لکھے جائیں۔ تاکہ مناسب اصلاح و ترمیم کے لئے جگہ مل سکے۔ تہذیب اور قانون کی حدود سے کسی حالت میں بھی تجاوز نہ کیا جائے تمام مضامین براہ راست مولانا پسرزادہ محمد بہاء الحق صاحب قاسمی گوالی دروازہ امرتسر کے پتہ پر ارسال کئے جائیں۔ البتہ انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت ڈریسل زر ذیل کے پتہ پر ہونی چاہیے رنچر جدیدہ شمس الاسلام جامع مسجد چھبرہ (پنجاب)

کتاب بہترین رفیق ہے!

تذکرہ مشائخ نقشبندیہ یہ ۷۰ صفحات کی ضخیم کتاب مولانا نور بخش صاحب ایم۔ اے

توکل کی تفسیر ہے جس میں حضرات مشائخ نقشبندیہ کے کیف اور حالات و ملفوظات درج ہیں۔ قیمت علاوہ محصول ڈو روپے

التصویر الاحکام التصویر تصویر کا شرعی حکم مدلل یہ وہ بیان کیا گیا ہے عقل اور نقل دونوں قسم کے دلائل کا دھچپ مجموعہ مولانا محمد شفیع صاحب

مفتی دارالعلوم دیوبند قیمت علاوہ محصول ۱۲

نماز اور خطبہ کی زبان اس رسالہ میں مولانا محمد منظور صاحب لغمانی نے کتاب و سنت

اور سیاست کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ نماز، خطبہ اور اذان کو خاص عربی زبان ہی میں ادا کرنا چاہیے قیمت علاوہ محصول

صرف دو آنے

خاکساری خاکیاری اہل سنت کے خلاف یہ پہلی کتاب ہے جسے سند و نشان کے علماء کرام کو بیدار کیا جس کو پڑھ کر

مرزوں مسلمانوں کا ایمان مشرتقی لمحد کی دستبرد سے محفوظ ہو گیا۔ اور

حبو دیو بیکر خاکسار کی تعداد کو کثیر سے خاکساریت سے توبہ کی اس کتاب کی مقبولیت عامہ کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ ساڑھے تین

سال کے عرصہ میں چار دفعہ ہزاروں کی تعداد میں طبع ہو کر ہاتھوں ہاتھ نکل گئی اب پانچویں دفعہ چھپ رہی ہے تعداد صفحات ۴۴ قیمت

فی نسخہ تین آنہ محصول ڈاک ۸

رسالہ محمد وہیم یعنی حضرت سیدنا محمد و الف ثانی سرسندی قدس سرہ کے ان مضامین کا اردو ترجمہ جو

حضرت نے روافض ایران کے اعتراضات کے جواب میں تحریر فرمائے تھے اور جن کو پڑھ کر کثرت سے ایرانی شیعہ نائب ہو گئے تھے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸

تمام کتابیں ملنے کا پتہ پسرزادہ ابوالضیاء محمد بہاء الحق قاسمی گوالی دروازہ۔ امرتسر